قرآنی تعلیمات

289

مرتبہ
سلیم عبداللہ صاحب
سابق معلم ادبیات، امراؤتی

ناشران
اُردو اکیڈمی سندھ
بندر روڈ۔ کراچی
اُردو مرکز
گنپت روڈ۔ لاہور

Marfat.com

۲۹۷۶۲
س ۸۸۳ق
۶۷۷۸

(جملہ حقوق محفوظ)

بار اوّل .... فروری ۱۹۵۲ء

تعداد .... ایک ہزار

کتابت .... منشی عبدالقدیر (مرصع رقم)

مطبوعہ .... جاوید پریس۔ میکلوڈ روڈ کراچی۔ (پاکستان)

PRICE RS. 1-12-0

قیمت .... ایک روپیہ آٹھ آنے

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
	ال — اِصباح (دیباچہ)	۹
۱	**اللہ**	۱۶
۱	کائنات کی پیدائش	۱۶
۲	اللہ کا علم	۱۷
۳	اللہ پالنے والا اور روزی دینے والا ہے۔	۱۸
۴	رحم و مہربانی	۱۹
۵	ملکیت اور حکومت	۱۹
۶	جن کی پیدائش	۲۱
۷	وہی فرشتوں کا بھی خالق ہے۔	۲۱
۸	قدرت	۲۲
۲	**انسان**	۲۵
۱	انسان کی پیدائش	۲۵
۲	سب لوگ ایک ہی جوڑے کی نسل ہیں۔	۲۵
۳	انسان پر اللہ کے انعامات و احسانات۔	۲۵
۴	انسانی شرافت کا مدار صرف تقویٰ ہے۔	۲۷
۵	انسان کی مختصر تاریخ	۲۸
۶	دنیا میں انسان کی دو ہی جماعتیں ہیں۔	۲۹
۷	انسان کا درجہ۔	۳۱
۸	انسان کے پیدائش کی غرض وغایت	

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
٣	رسول اور رسالت	٣٢
١	رسول آدمی ہی ہوتے رہے	٣٢
٢	رسول سے غرض	٣٣
٣	ہر قوم میں رسول ہو چکے ہیں	٣٣
٤	رسول کی زبان	٣٣
٥	رسولوں کے درجے	٣٣
٦	سب رسولوں پر ایمان لانا چاہئے	٣٤
٧	دنیا میں کون اور کتنے رسول ہوئے ہیں؟	٣٤
٨	رسول اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم)	٣٦
٩	حضورؐ ساری دنیا کے لئے رسول ہیں۔	٣٦
١٠	حضورؐ آخری رسول ہیں	٣٦
١١	حضورؐ کے چند صفات	٣٧
٤	قرآن اور آسمانی کتابیں	٣٩
١	قرآن اگلی کتابوں کا محافظ ہے	٤٠
٢	قرآن کا نزول	٤٠

نمبر	مضمون	صفحہ
٣	قرآن کی شان۔	٤٠
٤	نزول قرآن سے غرض۔	٤٢
٥	قرآن ہمیشہ محفوظ رہے گا۔	٤٢
٦	قرآن سارے انسانوں کے لئے ہے۔	٤٢
٧	قرآن کی مثال کوئی نہیں لا سکتا	٤٢
٨	قرآن کی تلاوت	٤٣
٥	موت۔ قیامت۔ دوسری زندگی	٤٤
١	موت اور زندگی مخلوق ہیں۔	٤٤
٢	شہید کو موت نہیں۔	٤٤
٣	دو موت اور دو زندگی۔	٤٤
٤	موت کے بعد مردے کا حال	٤٥
٥	قیامت کا وقت	٤٦
٦	علامات قیامت	٤٦
٧	قیامت اچانک ہوگی	٤٧
٨	قیامت کے چند مناظر	٤٧
٩	کائنات کی نئی بناوٹ	٤٨

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
١٠	دوبارہ زندگی	٤٨
١١	اللہ کے دربار میں حاضری	٤٩
١٢	اعمال کا حساب	٥٠
١٣	اعمال کی جزا	٥١
١٤	عذاب دوزخ	٥٢
١٥	جنت اور اس کی نعمتیں	٥٣
٦	ایمان اور اسلام	٥٤
١	کن باتوں پر ایمان چاہیے؟	٥٥
٢	اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے	٥٦
٣	صرف اسلام ہی سے نجات ہوگی	٥٧
٤	مسلم	٥٧
٥	مسلم کی شان	٥٧
٦	دین میں تفرقہ نہ ڈالو	٥٨
٧	اسلامی زندگی کے برکات	٥٨
٧	کفر اور کافر	٦٠
١	کافر کون ہے؟	٦٠

نمبر	مضمون	صفحہ
٢	کافر کا مددگار شیطان ہوتا ہے	٦١
٣	کافر اپنی قوم کو ہلاک کرتا ہے	٦١
٤	کافر کا عمل اکارت ہے۔	٦٢
٥	کافر ایمان نہیں لاتا	
٨	شرک اور مشرک	٦٣
١	شرک کی کیفیت	
٢	مشرک کا نتیجہ	٦٥
٩	نفاق اور منافق	٦٧
١٠	عبادت و اطاعت	٦٩
١	عبادت کے معنی و مفہوم	٦٩
٢	نماز	٧٠
٣	روزہ	٧٠
٤	حج	٧١
٥	زکوٰۃ	٧١
١١	اوامر	٧٢

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	جنگ و جہاد	۷۲
۲	جنگی طاقت سے تیار رہا کرو	۷۳
۳	حلال اور عمدہ چیزیں کھاؤ	۷۴
۴	پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرو	۷۴
۵	امانت ادا کرو	۷۴
۶	تمام امور کا فیصلہ قرآن کے مطابق کرو۔	۷۴
۷	قصاص لو	۷۵
۸	دعوتِ اسلامی کے لئے محکمہ قائم کرو۔	۷۶
۹	دین کو قائم کرو	۷۶
۱۰	باہم امداد کرو	۷۶
۱۱	وزن میں انصاف	۷۷
۱۲	**نواہی**	۷۸
۱	شرک نہ کرو	۷۹
۲	گمراہ کی اطاعت نہ کرو	۷۹
۳	اچھی چیزیں حرام نہ کرو	۷۹

نمبر	مضمون	صفحہ
۴	چار چیزوں سے اجتناب کرو	
۵	رشوت حرام ہے۔	۸۱
۶	مشرک عورت سے نکاح نہ کرو	۸۲
۷	مشرک آدمی سے مومنہ کا نکاح نہ کرو۔	۸۳
۸	غلط طریقے سے نفع خوری	۸۳
۹	ناقص مال نہ دو	۸۴
۱۰	شہادت نہ چھپاؤ	۸۴
۱۱	نادان کو مال نہ دو	۸۵
۱۲	سینما اور برے تماشے	۸۵
	اخلاق	۸۷
۱	اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت	۸۹
۲	والدین کے ساتھ سلوک	۹۰
۳	ادب	۹۱
۴	آدابِ مجلس	۹۲
۵	سلام	۹۲
۶	زبان اور بات چیت	۹۳

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۷	رفتار	۹۵	۲۵	استقلال، ہمت اور صبر	۱۰۷
۸	کھانا پینا	۹۶	۲۶	خودی۔ خود اعتمادی	۱۰۷
۹	صفائی	۹۶	۲۷	بے غرضی اور خلوص	۱۰۸
۱۰	نیک عملی و بدعملی	۹۶	۲۸	دنیا سے بے رغبتی	۱۰۸
۱۱	ایثار	۹۸	۲۹	پیش بینی	۱۰۹
۱۲	اچھی صحبت اور بری صحبت	۹۸	۳۰	صلح کل	۱۰۹
۱۳	سچ اور جھوٹ	۹۹	۳۱	امداد باہمی	۱۱۰
۱۴	اللہ پر بھروسہ	۱۰۰	۳۲	عہد و پیمان	۱۱۱
۱۵	شکر اور ناشکری	۱۰۰	۳۳	پارسائی اور بے حیائی	۱۱۱
۱۶	عفو و درگذر	۱۰۱	۳۴	غیبت	۱۲۳
۱۷	انکسار و تکبر	۱۰۱	۳۵	اُمید و ناامیدی	۱۱۳
۱۸	بے رُخی	۱۰۱	۳۶	انتقام	۱۱۳
۱۹	سخاوت اور بخل	۱۰۱	۳۷	بہتان	۱۱۳
۲۰	کفایت شعاری اور اسراف	۱۰۴	۳۸	جھوٹی شاعری	۱۱۳
۲۱	امانت و خیانت	۱۰۴	۳۹	گمان اور بدگمانی	۱۱۴
۲۲	عدل و انصاف	۱۰۵	۴۰	خون ناحق	۱۱۵
۲۳	علم	۱۰۶	۴۱	اترانا۔ خوشامد پسندی	۱۱۵
۲۴	رنج و خوشی	۱۰۶	۴۲	علم و حکمت کا شوق	۱۱۵

Marfat.com

نمبر	مضمون	صفحہ
۴۳	رحم وسخی	۱۱۵
۴۴	پردہ	۱۱۶
۴۵	فراخ حوصلگی یا وسعت قلب	۱۱۶
۱۴	نظامِ تمدّن	۱۱۷
۱	نظام تمدّن کے چار ارکان	۱۱۹
۲	حکومت و اقتدار صرف اللہ کے لئے ہے۔	۱۱۹
۳	اسلامی حکومت کی غایت	۱۱۹

نمبر	مضمون	صفحہ
۴	زمین کی وراثت کا اہل کون ہے ؟	۱۲۱
۵	منصب و عہدے کے لئے اہلیت دیکھو۔	۱۲۲
۶	کمیونزم غلامی ہے۔	۱۲۳
۷	اللہ سے باغی حکومت کے پیرو تباہ ہو جاتے ہیں۔	۱۲۵
۸	وطنیت کوئی چیز نہیں۔	۱۲۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ للہ رَبِّ الْعَالَمِیْن ۔ وَالصَّلوٰۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَلْ ــــــ اِصباح

اب دنیا کو اس حقیقت کا اعتراف ہے، کہ قرآن کریم نے حیرت انگیز انقلاب پیدا کیا۔ عرب کی وحشی قوم جو تمدن سے آشنا تک نہ تھی، اسی قرآن کی بدولت نہ صرف یہ کہ خود مہذب اور شائستہ بنی بلکہ اُس نے بّرِاعظموں سے جاہلیت اور وحشت کی تاریکیاں دُور کیں۔ شہنشاہیت اور قومیّت کے بُت توڑے۔ اوہام پرستی کی بجائے حقائق جوئی کا شوق دلایا۔ اس نے اسی قرآن کو اپنا دستورالعمل قرار دے کر امن پرور حکومت کا ایک ایسا نظام دنیا کو دکھایا جس کے حالات پڑھ کر آج انسانیت اس کا جلوہ دیکھنے کے لئے تڑپ رہی ہے ــــــ بات کیا تھی؟ ــــــ صرف یہی کہ حضور رسول اعظمؐ (ہم اور ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں) نے اسی قرآن مجید کے ذریعے ان کی ایسی تعلیم و تربیت کی تھی کہ ان کے دل میں ایک نئی لگن تھی۔ اور اس لگن نے ایک انقلاب انگیز طریقِ حیات اور طرزِ تفکر پیدا کر دیا تھا۔ کہ جہاں

Marfat.com

وہ جاتے وہاں کے حالات ان کے وجودِ مسعود سے خود ہی بدل جاتے۔ ویرانے آباد ہو جاتے۔ آبادیاں انسانیت کی بارونق بستیاں بن جاتیں۔ جہالت اور جاہلیت کافور ہو جاتی۔ فتنے کانپ جاتے، اور جبر و استبداد کو لرزہ آجاتا تھا۔ ان کی انسانی حمیت اور محبت کی گرم جوشی مُردہ دلوں میں انقلاب آفریں روح پھونک دیتی تھی۔ یہ سب کچھ فطری نتیجہ تھا قرآن سے اُن کے شغف و عشق کا۔

اسلام کے ابتدائی دور سے عالم گیر فتوحات کے دور تک تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ قرآن مجید کے نزول کے بعد عرب کے زبان آور فصیحوں نے اپنی خطابت چھوڑ دی۔ بڑے بڑے بلیغ شعرا شعر گوئی اور شعر خوانی بھول گئے سب اسی کی تلاوت سے روحانی فرحت و سرور حاصل کرتے تھے تعلیم و تعلّم کے لیے یہی کتاب کافی و وافی سمجھی جاتی تھی۔ تمام علوم اسلامی کی نہریں اسی سرچشمۂ حیات سے پھوٹیں۔ اسی کتابِ مقدس کے شاہدِ معنیٰ کی جلوہ نمائی کے لیے احادیث، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، ادب، معانی، لغت، علم بیان، فلسفہ و کلام، منطق، علم الآثار سب وجود میں آئے۔ اس کا حفظ اور اس کی تلاوت مسلمان کا حیات پرور شغل تھا۔ قرآن کے حافظ و قاری قدر و منزلت پاتے تھے۔ مسلمان بچے، عورتیں، جوان اور بوڑھے سفر میں حضر میں لڑائی کے میدانوں میں تلاوت سے سکینت و تازگی حاصل کرتے تھے۔ خلیفہ عبدالملک نے جن کے عہد میں اسلامی سلطنت اِدھر سندھ کی حد تک اور اُدھر افریقہ کے ساحلوں تک وسیع ہو رہی تھی اور جنھوں نے پہلی مرتبہ اسلامی سکے رائج کیے، مسجدیں بکثرت تلاوت قرآن کے باعث حمامۃ المسجد (مسجد کا کبوتر) کا لقب پایا تھا۔

خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ کے محل میں سو لونڈیاں حافظِ قرآن تلاوت پر مامور تھیں۔ سلطان صلاح الدین ایسے بڑے بڑے فاتح اور سپہ سالار جنگ و جہاد کے میدانوں میں قرآن مجید حمائل کئے ہوئے فوج کی کمان کرتے تھے۔ سلطان ناصر الدینؒ، حضرت محی الدین عالمگیرؒ اور سلطان ٹیپو شہیدؒ ایسے مردِ میدان قرآن مجید کی کتابت کو اپنے لئے سرمایۂ سعادت سمجھتے تھے۔

پھر عام طور پر سونے چاندی اور ہاتھی دانت کی تختیوں اور زیوروں پر قرآن کی آیتیں کندہ کرائی جاتی تھیں۔ حریر و دیبا کے تراشے ہوئے کلمات قرآنیہ سے شاہی محلات اور مکلّف محلوں کو زینت دی جاتی تھی۔ کتب خانوں، درس گاہوں، درباروں، ایوانوں، مسجد کی دیواروں اور محرابوں کو مناسب آیات کے کتبوں اور طغروں سے آراستہ کیا جاتا تھا۔ قرآن مجید کے خطاطین گراں قدر انعامات پاتے تھے۔

قرآن پاک سے یہ شغف محدود طبقہ ہی سے مخصوص نہ تھا۔ بلکہ ہر طبقہ اپنی استطاعت، استعداد اور ذوق کے مطابق قرآن مجید سے تعلق خاطر کو سعادت نجات کا سرمایہ یقین کرتا تھا۔ یہی سبب ہے جو قرآن کے اوامر و نواہی کا علم بہت آسانی سے عوام میں ہوتا رہتا تھا اور اس سے قرآن کی اخلاقی تعلیم ہوتی رہتی تھی بات بات میں اور ہر موقع پر قرآن کی روشنی ان کی رہنمائی کرتی تھی اس لئے ان کی صداقت، امانت، شجاعت، بے غرضی، حق پسندی اور رعایا پروری ایسے ملکوتی صفات دیکھ کر اجنبی قومیں انھیں انسان سے کوئی بالاتر مخلوق کہتی تھیں۔

Marfat.com

قیامِ پاکستان سے ہماری "نشاۃِ ثانیہ" کا آغاز ہوا ہے۔ اب بھی ہم اسی ذکرٌ للعالمین کی برکتوں سے اُبھریں گے، قوی ہوں گے، آگے بڑھیں گے، سربلند ہوں گے اور اللہ کی رحمت کا سایہ دنیا پر پھیلائیں گے۔ آج اقوامِ عالم کا اضطراب، بنی نوعِ انسان کی فریب خوردگی اور نسل و قومیت کی پرستش سے تفرق و انتشار کا عالم ہے۔ اس وقت ہم حاملینِ قرآن کو بیش از بیش یہ موقع ملا ہے کہ پوری تن دہی اور کامل روحانیت سے ربُّ العالمین، ذکرٌ للعالمین اور رحمۃٌ للعالمین کا پیغام اکنافِ عالم میں پہنچائیں۔ کہ اسی پر ہم (اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی آیت کے مطابق) مامور ہیں۔ اگر اس سے، خدا نہ کرے، غفلت ہوئی تو اس کا جو نتیجہ ہو گا اس کا تصوّر ہی لرزہ خیز ہے۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ۔ (۳۸ : ۴۷)	اور اگر تم پھر گئے (یعنی اسلام کے طریقے پر نہ رہے) تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری جگہ دوسری قوم کو بدل لائیگا۔ پھر وہ لوگ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔

مگر نہیں — ہم زندہ ہیں۔ مُردے نہیں ہیں۔ بعض خارجی اثرات و حوادث اور طاغوتی فریب کاریوں نے ہم کو بیمار کر دیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب اللہ تعالیٰ نے

پوری آیتِ کریمہ یہ ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ ط (۳: ۱۱۰)	تم بہترین اُمّت ہو جو انتخاب کی گئی ہے لوگوں کے لئے تم حکم دیتے ہو اچھے کاموں کا اور روکتے ہو ناپسند کاموں سے، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

ہمیں صحت بخشی ہے۔ اب ہم تندرست ہیں۔ ہماری خداداد ذہنی صلاحیتیں اور قوتیں بیدار ہو چکی ہیں۔ ہم آزادی و اختیار کی نعمت سے بہرہ مند ہیں۔ ہماری تمنا ہے کہ ہم از سرِ نو قرآن پڑھیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ توانا بنیں، اسی مشعلِ ہدایت کو لے کر امن و سلامتی کی راہ پر کاربند اور کارروال چلیں اور نسلی اخوت کے رشتے سے پوری نوعِ انسانی کو اسی سلامتی کی راہ پر بلائیں۔

ہمارا مستقبل شاندار اور درخشاں نظر آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ہم دیکھ رہے ہیں ہمارے اولوالعزم ارکانِ حکومت، علما و صلحا وزارت و نظامتِ تعلیم سے لے کر علمی حلقے، تعلیمی ادارے اور عام زندہ دل مسلمانوں تک میں قرآن مجید کی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور اس کے لئے شاندار اہتمام کی تڑپ ہے۔ چنانچہ ابتدائی مدارس سے ثانوی اور اعلیٰ تعلیم تک کے نصاب میں اسلامیات کو لازمی مضمون قرار دے دیا گیا ہے۔

اب سے کوئی اٹھارہ سال پہلے قرآنی تعلیمات کی عام اشاعت و تبلیغ کی غرض سے اک.. بینات نامی ایک کتاب ڈیڑھ سو عنوانات کے ساتھ شائع کی گئی تھی موجودہ وقت کی خاص اہمیت کو دیکھتے ہوئے قدرتی طور پر خیال آیا کہ اسلامیات کا ایک ایسا درسی سلسلہ تیار کیا جائے جو زمانے کے حالات و مزاج کے مطابق ہو اور وہ جدید تعلیمی اصول اور نفسیاتی نظریہ کے پیشِ نظر مرتب ہو۔ ایک طرف وہ بچوں اور جوانوں کی تدریس و تعلیم کے لئے بھی موزوں ہو اور دوسری طرف عام اردو خواں طبقہ کے لئے بھی مفید ہو سکے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے ثانوی

مدارس اور کالجوں کے طلبہ کے لئے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ تاکہ یہ نوجوان مستقبل قریب میں تعلیم سے فارغ ہو کر نکلیں تو اسلامی دل و دماغ لے کر نکلیں۔ اور پاکستان کے ملکی، اقتصادی، تجارتی، صنعتی، فنی اور دفاعی شعبوں میں "صالح مسلمان" کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کر سکیں۔

اس کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد اور قرآن کی اخلاقی تعلیم سے متعلق آیاتِ شریفہ نقل کی گئی ہیں۔ پھر پہلو میں ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ ترجمہ میں تا امکان احتیاط مدِ نظر رہی ہے۔ کہ مستند مترجمین قرآن مثلاً حضرت شاہ ولی اللہؒ حضرت شاہ عبدالقادرؒ حضرت شاہ رفیع الدین اور حضرت شاہ اشرف علی تھانویؒ ایسے بزرگوں کے ترجموں سے مطابقت رہے۔ اس کے بعد جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی ہے اشارات دے کر تفہیم کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ ترجمے کے الفاظ سے مطلب صاف نہ ہوا ہو تو وضاحت ہو جائے۔ اکثر مقامات پر فکر و نظر میں وسعت اور تدبر پیدا کرنے کے لئے اشارات بھی دئے گئے ہیں۔ بعض عنوانوں کے تحت مولانا اسلم جیراجپوری کی کتاب تعلیماتِ قرآن سے مدد لی ہے۔ اور بعض توضیحات مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کی تفہیم القرآن سے ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ان سب باتوں کے باوجود مجھے اپنی کم مائگی کا احساس ہے میں قرآن مجید کا ایک نہایت ہی حقیر طالب علم ہوں۔ یہ جو کچھ ہے ایک زمانے تک کے تلاش و جستجو کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کہاں کہاں مجھ سے خطا

Marfat.com

اور فرو گزاشت ہوئی ہے۔ اس لئے میں اُس کی بخاب میں عفو و مغفرت کا باکمال خواستگار ہوں۔ پھر علمائے کرام سے میری ملتمسانہ گزارش ہے کہ جہاں غلطیاں پائیں مجھے مطلع فرما کر اصلاح کا موقع عطا فرمائیں۔ میں ممنون ہونگا اور وہ اللہ کے حضور میں ماجور ہوں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

سلیم عبداللہ

سابق معلم ادبیات، امراؤتی (سی، پی)

اَللّٰہ

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک انسان کی عقل و فہم میں نہیں آسکتی۔ کیونکہ انسان کی قوت اور طاقت بہت محدود اور ناقص ہے۔ البتہ اس کی قدرت اور صنعت کے ہزاروں نمونے ہمارے گرد و پیش میں موجود ہیں، اُن سے ہمیں اُس کی ہستی کا یقین اور اُس کی شناخت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں قرآن مجید میں بکثرت بیان ہوئی ہیں۔ ان کے ذریعے ہر استعداد اور ہر قسم کی طبیعت و مذاق کا آدمی اللہ تعالیٰ کی ہستی یا وجود کا یقین دل میں پیدا کرسکتا اور اس کی معرفت حاصل کرسکتا ہے۔ ذیل میں چند مختلف آیتیں اس غرض کے لئے نقل کی جاتی ہیں۔

جانداروں کی پیدائش (۱) وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲۴ : ۴۵)	اور اللہ ہی نے ہر چلنے والے کو پانی سے پیدا کیا۔ تو ان میں سے ایک وہ ہے جو پیٹ پر چلتا ہے۔ اور ان میں سے ایک وہ ہے جو دو پاؤں پر چلتا ہے۔ اور اُن میں سے ایک وہ ہے جو چار پاؤں پر چلتا ہے وہ پیدا کرتا ہے جو بھی چاہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

(۲) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَّتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ۝
(۲ : ۱۶۰)

بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے میں۔ اور رات اور دن کے اختلاف میں اور کشتیوں میں دریاؤں میں اُن چیزوں کو لے کر چلتی ہیں جن سے لوگوں کو نفع ہوتا ہے، اور اس پانی میں جو اللہ ابر سے اُتارتا ہے اور جس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد اور اس میں پھیلا دیتا ہے ہر طرح کے جاندار اور ہواؤں کے پلٹانے میں اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مطیع ہیں اُن لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

(۳) لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝
(۶ : ۱۰۳)

نگاہیں اُس کو نہیں پاتیں۔ اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے۔ وہ لطیف اور بہت باخبر ہے۔

۲ اللہ کا علم

(۱) وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ (۶ : ۸۰)

پھیل گیا ہے میرا رب ہر چیز پر علم سے۔ (یعنی تمام چیزیں اس کے علم کے احاطہ میں ہیں)

(۲) وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ

غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اس کو صرف وہی جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں ہے اور دریا میں ہے۔ جو بھی پتہ گرتا ہے اُس کو وہ جانتا ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں کا ہر دانہ اور ہر خشک

Marfat.com

الاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ
اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○ (٦ : ٥٩)

تر روشن کتاب میں ہے (یعنی اُس کے علم
میں ہے)

(٣) وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا
تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ - (١٠ : ٦٢)

اور تو جس حال میں بھی ہو، اور قرآن کا جو
بھی حصّہ پڑھے اور جو بھی عمل کرے ہم اس میں
مصروفیت کے وقت دیکھتے ہیں ۔

...ہ پالنے والا اور ...روزی دینے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(١ : ٢)

ساری حمد اللہ کے لئے ہے جو سارے
جہانوں کا پالنے والا ہے ۔

سارے جہانوں کے اتنے عظیم الشان کارخانے کو جس کی حد و انتہا
...انسان کے خیال میں بھی نہیں آتی - پرورش کرنا اتنا بڑا اور عجیب کام ہے کہ تھوڑے
...غور و فکر کے بعد ہم حیرت میں ڈوب جاتے اور بے اختیار منہ سے اُس کی
...تعریف نکل آتی ہے ۔

٢ - وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
...رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ
(٢٩ : ٦٠)

اور کتنے ہی جان دار ہیں جو اپنا رزق لادے
نہیں پھرتے - اللہ ہی اُن کو روزی دیتا ہے
اور تم کو بھی ۔

٣ - اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
...يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ وَمَا
...اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ -

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے
روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے ۔
اور تم کسی چیز میں سے جو بھی خرچ کرتے ہو تو وہی

Marfat.com

وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ٥	اُس کا بدل پیدا کرتا ہے، وہ بہترین روزی
(۳۴ : ۳۹)	دینے والا ہے۔
رحم اور مہربانی كَتَبَ رَبُّكُمْ	تمہارے رب نے اپنے اوپر رحم و مہربانی
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ (۶ : ۵۴)	لازم کرلی ہے۔
۴۔ وَمِنْ اٰيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ	اور اس کی (رحمت کی) نشانیوں میں سے ایک
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا	یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے
وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً	جوڑے پیدا کردئے۔ تاکہ تم کو اس سے سکون ہو
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ	اور تمہارے (جوڑے کے) درمیان محبت اور رحم
يَّتَفَكَّرُوْنَ ٥ (۳۰ : ۲۰)	پیدا کردیا بے شک اس میں غور و فکر کرنے والے
	لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔
ملکیت اور حکومت وَلِلّٰهِ مُلْكُ	آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ	سب اللہ ہی کی ملکیت ہے۔
(۵ : ۱۲۰)	
۲۔ وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ	آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے
وَالْاَرْضِ۔ (۶۳ : ۷)	ہیں۔
۳۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ	یاد رکھو، پیدا کرنا اور حکم دینا اُسی کا کام
(۷ : ۵۴)	ہے۔
۴۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (۶ : ۵۷)	اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔
۵۔ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ	اور اللہ حکم دیتا ہے۔ اس کے حکم کو ٹالنے والا

لِحُكْمِهٖ (١٣ : ٤١)	کوئی نہیں ہے۔

اشارہ :- (١) عربی میں کسی کام کے لئے حکم کرنے کو اَمر کہتے ہیں۔ اور کسی چیز کے غلط یا صحیح اچھے اور بُرے کے بارے میں فیصلہ کرنے کو حُکم کہتے ہیں۔ اوپر کی آیتوں میں اَمر اور حُکم کے اس فرق کو ذہن میں رکھو۔ اُردو میں ان دونوں لفظوں کے استعمال میں عام طور پر فرق نہیں کیا جاتا۔

(٢) قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اِس قابل نہیں ہے، جو اپنا حکم چلائے۔ اور کسی چیز کے بارے میں اپنے دل سے فیصلہ کرے

٦- اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ (١٠ : ٣)	بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا۔ پھر وہ عرش پر بیٹھا۔ وہ تدبیر کرتا ہے امر کی
٧- قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۤءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۤءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۤءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۤءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (٣ : ٢٦)	کہہ، اے اللہ تو ہی بادشاہی کا مالک ہے۔ تو جس کو چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے۔ تو تمام چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔

اشارہ - (١) اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (یعنی تخت پر بیٹھا) سے مراد حکومت

Marfat.com

کا کام سنبھالا " ہے۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ تمام کائنات کو پیدا کرنے کے بعد اسی نے حکومت کا کام سنبھال لیا اور وہی انتظام کر رہا ہے۔ اور سب پر اپنا حکم چلا رہا ہے۔

جن کی پیدائش	وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (۵۵:۱۵)	اور اسی نے جنوں کو آگ کی لپٹ سے بنایا۔

مخلوق کی پیدائش انسان سے پہلے ہوئی ہے۔ ابلیس جن ہی تھا۔ یہ تاہم ان کو نظر نہیں آتی۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔)

فرشتوں کا بھی خالق ہے	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۳۵: ۱)	سب تعریف اللہ کے لئے وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور بنانے والا ہے فرشتوں کو پیغام لے جانے والے وہ پروں والے ہیں دو دو تین تین اور چار چار۔ وہ زیادہ کرتا ہے پیدائش میں جو چاہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔
	۲- اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ (۴۰: ۷)	(فرشتے) جو اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو اور جو اس کے ارد گرد ہے۔ وہ تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کی اور وہ ایمان رکھتے ہیں اس پر اور بخشش مانگتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں۔

Marfat.com

اس آیتِ شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ:

(۱) فرشتے اللہ تعالیٰ کے نظامِ حکومت کو کائنات میں چلانے پر مامور ہیں۔ اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اور مومنوں کے خیر خواہ ہمدرد ہیں۔

۳- یُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا۔ (۶ : ۶۱)

وہ تمہارے اوپر (فرشتوں کو) بھیجتا ہے نگہبان بنا کر۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اُس کی جان نکالتے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)

۴- نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ

اس قرآن کو ایک امانت دار (روح) نے تیرے دل پر اُتارا تاکہ تو ہو جائے ڈرانے والوں میں سے۔

۵- عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔

اُس دوزخ پر سخت اور درشت فرشتے مامور ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں، جو کچھ اس نے اُن کو حکم دیا ہے۔ اور وہ وہی کام کرتے ہیں جو اُن کو حکم دیا جاتا ہے۔

قدرت: اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا (۱۹ : ۶۷)

کیا انسان نہیں سوچتا؟ کہ ہم نے پہلے اس کو پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ نہیں تھا۔

۲- وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (۱۵ : ۲۱)

جتنی بھی چیزیں ہیں اُن کے خزانے ہمارے پاس ہیں ہم صرف ایک مقررہ اندازے سے اُن کو اُتارتے ہیں۔

Marfat.com

۳- یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ۔ (۱۳ : ۳۹)	اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے موجود کرتا ہے، اور اس کے پاس "اُمّ الکتاب" ہے۔

"اُمّ الکتاب" کے معنی "کتاب کی ماں" ہیں۔ ہر چیز کی ماں اُس کی اصل ہوتی ہے، جس سے وہ پیدا ہوتی ہے، اس لئے اُمّ الکتاب سے مراد کائنات اور اُس کے حقیقی علم کا سرچشمہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کائنات کے حقائق کا پورا پورا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۴- اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ (۱۱ : ۱۰۵)	بے شک تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے
۵- اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا۔ (۲۱ : ۳۰)	کیا کافروں نے نہیں دیکھا؟ کہ آسمان اور زمین کے مُلے ڈھیر تھے، ہم نے ان کو الگ کر دیا۔
۶- وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ (۱۲ : ۲۱)	اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے۔
۷- اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا۔ (۲ : ۱۶۱)	ساری قوت اللہ ہی کے لئے ہے۔
۸- یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا (۳۰ : ۱۹)	وہ زندے کو مُردے سے نکالتا ہے اور مُردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین میں اُس کے مر جانے کے بعد جان ڈالتا ہے۔

Marfat.com

اشارہ " زندے کو مُردے سے نکالنے کا مطلب بے جان کو جاندا(ر) بناتا ہے۔ جیسے خشک اور پیاسی زمین کہ اُس پر جب بارش ہوتی ہے، تو نباتات اُگ آتے ہیں۔ یہی حال حیوان اور انسان کا ہے کہ پیدائش سے پہلے یہ سب بے جان مادوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی عجیب اور پُراسرار قدرت سے اُن کو بناتا اور ان میں جان ڈالتا ہے۔

Marfat.com

اِنسان

انسان کی پیدائش

بَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ ۝ (۳۲ : ۷)

اللہ نے انسان کی پیدائش کی ابتدا مٹی سے کی۔ پھر اُس کی نسل مٹی کے جوہر یعنی حقیر پانی سے بنائی۔

(سب سے پہلا انسان جو بنایا، اُن کا نام آدم تھا۔ پھر اُن کی بیوی بنائی جن کا نام حوا تھا۔ ذیل کی آیتِ شریفہ میں یہی مضمون ہے۔)

سب لوگ ایک ہی جوڑے کی نسل ہیں

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۝ (۴ : ۱)

اے لوگو، ڈرو اپنے رب سے، جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اُس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتوں کو دُنیا میں پھیلا دیا۔

انسان پر اللہ کے انعامات و احسانات

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا

اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تمہارے لئے کان آنکھیں اور دل

...لَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (۱۶ : ۷۸)	بنا دیئے کہ تم شکرادا کرو۔

اشارہ :- قوت سامعہ (سننے کی قوت) قوت باصرہ (دیکھنے کی قوت) اور دل (اچھے برے، غلط اور صحیح میں تمیز اور تحصیل علم کی قوت) کا بطور خاص ذکر فرمایا۔ اس لئے کہ انہی قوتوں پر تعلیم و تحصیل کمال کا مدار ہے۔

۲- اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ - (۹۶ : ۴)	تو پڑھ، اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔
۳- عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا	اور آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے۔

(اسماء (یعنی نام) سکھانے سے مراد اشیاء کے حقائق کی تعلیم ہے کیونکہ آدمی ...چیز کا نام اسی وقت جانتا ہے یا رکھتا ہے جب کہ اس کے کچھ خواص و استعمال ...واقف ہو جاتا ہے۔

۴- وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (۱۷ : ۷۰)	اور بے شک ہم نے برتری دی آدم کی اولاد کو۔ اور خشکی و تری میں ان کو سوار کر دیا۔ اور عمدہ اور پاک چیزوں کی ان کو روزی دی۔ اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ان کو فضیلت دی۔

Marfat.com

(اس آیتِ شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کائنات میں سب سے افضل نہیں البتہ بہت سی مخلوقات سے برتر اور افضل ہے)

۵۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (۱۴ : ۳۴)

وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور ابر سے پانی اتارا پھر اس سے تمہاری روزی کے لئے مختلف پھل نکالے۔ اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ وہ دریا میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو تمہارے اختیار میں دے دیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا جو چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو تمہارے قبضے میں دے دیا۔ اور (ان کے علاوہ) جو کچھ تم مانگتے ہو سب ہم دیتے ہیں۔ اگر تم اللہ کی نعمت گنو تو نہیں گن سکتے

انسانی شرافت کا مدار صرف تقویٰ ہے

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (۴۹ : ۱۳)

اے لوگو، ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری شاخیں اور قبیلے بنا دیئے کہ باہم شناخت کرو۔ (ورنہ) تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے پاس وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اشارہ :۔ تقویٰ کے اصل معنی نقصان اور تکلیف دینے والی چیزوں

سے بچنا" ہیں۔ اسی بات کو اس طرح بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے بچنے اور پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے اُن سے بچنا تقویٰ ہے۔ کہنے کو تو یہ ایک بہت ہی مختصر اور آسان سا حکم ہے، مگر غور کرو تو یہ سب طرح کی نیکیوں کی جڑ نظر آئیگی۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے حدود میں رہنا انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی امور میں اس کی رضا و منشا ملحوظ رکھنا، اس کی ناخوشی اور غضب سے ڈرتے اور بچتے رہنا تقویٰ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اور حیوان میں اسی کے ذریعے فرق کیا جا سکتا ہے۔ حیوان اپنی خواہش کے مطابق سب کام کرتا ہے۔ اور انسان اللہ کے بنائے ہوئے حدود میں رہ کر مقررہ طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ (یا اُسے بسر کرنا چاہیئے)

انسان کی مختصر تاریخ

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۚ
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ
بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ
اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ

پہلے سب لوگ ایک ہی اُمّت تھے۔ (پھر اُن میں اختلافات ہو گئے) تب اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو نیک عملی کی زندگی پر، بشارت دینے والے اور بدعملی کے نتائج سے، ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب برحق اُتاری۔ تاکہ حق کے بارے میں جو لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوا ہے اُن کا وہ فیصلہ کریں۔ اختلاف

دنیا میں ال...
ہوئی جماعتیں

Marfat.com

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۲ : ۲۱۳)	انہی لوگوں نے کیا تھا جن کو حق کا علم دیا گیا تھا۔ اور واضح احکام ان کے پاس آگئے تھے یہ آپس میں بغاوت اور زیادتی کی غرض سے تھا۔ پس اللہ نے ایمان والوں کی اپنے اذن سے سچائی کی طرف ہدایت کی جس میں اختلاف ہوگیا تھا اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

اشارات:۔ اس آیت شریفہ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں:۔

(۱) انسان کی تاریخ کے ابتدائی دور میں نسل آدم سیدھی راہ پر اور متفق رہی۔

(۲) پھر لوگوں نے نئے نئے راستے نکال لئے۔ نئے طریقے اور نئے قاعدے ایجاد کر لئے۔ جس سے غرض یہ تھی کہ خود ممتاز بنیں، اور اوروں کی بہ نسبت زیادہ دولت فائدے اور نعمتیں حاصل کریں۔ اس کے لئے ظلم و زیادتی اور سرکشی کا ان سے ظہور ہوا۔ یہی حالت "بغاوت" تھی۔

(۳) اس بغاوت کو دور کرنے کے لئے اللہ نے انبیاء بھیجنے شروع کئے۔ تاکہ اختلافات دور ہوں اور سب لوگ متحد ہو کر اپنے ایک رب کے فرماں بردار رہیں۔

دنیا میں انسان کی دو ہی جماعتیں ہیں	۱۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ	وہ اللہ ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ پھر تم میں کوئی کافر ہے۔ اور کوئی مومن

كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ o (۶۴ : ۲)

اور اللہ خوب دیکھتا ہے جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

۲- اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ o (۵۸ : ۱۹)

شیطان نے اُن پر قابو پا لیا ہے۔ پس اُس نے اُن کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ یہ شیطان کی جماعت ہے۔ یاد رکھو، شیطان کی جماعت ہی نقصان اُٹھانے والی ہے۔

۳- لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

(۵۸ : ۲۲)

جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں تو اُن کو ایسا نہیں پائے گا کہ وہ محبت کریں اُن سے جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی مخالفت کرتے ہوں اگرچہ وہ اُن کے باپ ہوں یا اُن کے بیٹے ہوں۔ یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے رشتہ دار۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ اور اپنی روح سے ان کی تائید فرمائی ہے۔ وہ ان کو باغوں میں داخل فرمائیگا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ اُن سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے۔ یاد رکھو، اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

اشارہ: - دُنیا کے تمام انسانوں کی اصل میں دو ہی جماعتیں ہیں۔

(۱) حزبُ الشیطان (شیطان کی جماعت) اس میں کافر، مشرک اور منافق ہیں۔

(۲) حزبُ اللّٰہ (اللہ کی جماعت) مومن — یعنی وہ ایمان والے جو اللہ کی محبّت اور فرماں برداری میں ہر محبوب ترین تعلق کو چھوڑ دینے پر تیار رہوں۔ اگر اس کی ضرورت ہو۔

انسان کا درجہ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (۱۷ : ۷۰)	اور البتہ ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی اور ان کو سوار کر دیا (یعنی مُسلّط کر دیا) خشکی اور تری پر اور ان کو روزی دی اچھی چیزوں سے اور ان کو بڑی فضیلت دی بہتوں پر جن کو ہم نے پیدا کیا ہے۔

انسان کی پیدائش کی غرض وغایت

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (۵۱ : ۵۶)	اور میں نے جن اور انسان کو صرف اسلئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں

اشارہ: - عبادت کے مفہوم کے لئے دیکھو عنوان "عبادت"

۲- اس آیت شریفہ پر غور کرو کہ انسان کا کمال عبادتِ الٰہی پر منحصر ہے۔ کیونکہ جو چیز جس مقصد سے بنائی جاتی ہے۔ اُس کی خوبی یا اس کا کمال یہ ہے کہ اس مقصد کی تکمیل کرے ورنہ وہ ناقص ہے۔ اسی طرح جو انسان جس قدر عبادتِ الٰہی میں کامل ہوگا، اسی قدر انسانیت میں کامل ہوگا۔ ورنہ اس کے برعکس (مختصر طور پر یہ سمجھ لو کہ اللہ کی عبادت اکتسابِ کمال کا ذریعہ ہے)

Marfat.com

رسول ـــــ اور ـــــ رسالت

۱- رسول کے اصل معنی قاصد اور سفیر کے ہوتے ہیں۔ جو کسی کا پیغام لاتا
و رسناتا ہے۔ یا نمائندگی کرتا ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے انسان کو علم و حکمت اور انسانیت
سکھانے کے لئے جس آدمی کو مامور فرماتا رہا اُس کو رسول کہتے ہیں۔ قرآن مجید
ں کئی مقامات پر فرشتوں کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے اس لئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ
حکم یا پیغام لے کر بندوں کے پاس آتے رہے ہیں۔

۳- رسول، اللہ تعالیٰ کے جو احکام بندوں کو سناتے اور کام سکھاتے رہے ہے
ر رسالت ہے۔ ذیل میں چند آیتیں ان رسولوں کے متعلق لکھی جاتی ہیں
آدمیوں ہی میں سے ہدایت کے لئے مامور ہوتے رہے۔

سول آدمی ہی
ستے رہے

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ	اور (اے محمد) تجھ سے پہلے ہم بستیوں کے رہنے والے مردوں کو رسول بناتے رہے جن پر ہم وحی بھیجتے تھے۔
ل الْقُرٰى - (۱۲ : ۱۰۹)	
۲- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ	اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے
لْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً - (۱۳ : ۳۸)	اور اُن کی بیویاں اور اولاد بھی بنائیں۔

Marfat.com

۳- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ - (۲۵ : ۲۰)	اور ہم نے تجھ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔

رسول سے غرض

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (۱۶ : ۳۶)	اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ہے۔ (اور اس کے ذریعے یہ حکم دیا ہے) کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے بغاوت اور سرکشی کرنے والوں سے بچو۔
۲- مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ - (۵ : ۹۹)	رسول کے اوپر صرف پیغام پہنچا دینا ہے۔

ہر قوم میں رسول ہو چکے ہیں

۱- دیکھو اس سے پہلے کی آیتِ شریفہ۔

۲- وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ - (۳۵ : ۲۴)	اور کوئی قوم نہیں ہے جس میں (بد عملیوں کے نتائج سے) ڈرانے والا نہ ہوا ہو۔

رسول کی زبان

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ - (۱۴ : ۴)	اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اُسی کی قوم کی زبان میں بھیجا۔

(ہمارے حضور، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام دنیا کے لئے رسول تھے۔ صرف ایک محدود قوم کے لئے نہیں۔ اس لئے ان کی قوم کی زبان (عربی) میں کتاب اتاری گئی۔

رسولوں کے درجے

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا	ہم نے بعض نبی کو بعض پر فضیلت دی

Marfat.com

بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ - (۱۷ : ۵۵) ہے -

سب رسولوں پر ایمان لانا چاہیئے

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ - (۲ : ۲۸۵)

ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی جُدا نہیں سمجھتے -

(یعنی تمام رسُول منصبِ رسالت کے اعتبار سے "رسُول" ہی ہیں - کہ سب اللہ کی طرف سے مامور تھے - ہاں فضیلت کے لحاظ سے مراتب ہیں -

دُنیا میں کون اور کتنے رسُول ہوئے ہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ - (۴۰ : ۷۸)

ہم نے تجھ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اُن میں سے بعض کا حال ہم نے تجھے سُنایا ہے اور بعض کا حال نہیں بیان کیا -

لہٰذا پیغمبروں کی تعداد کا علم صرف اللہ کو ہے - قرآن مجید میں موقع و محل پر تمثیل کے لئے جن پیغمبروں کا بیان آیا ہے، وہ کُل ۲۹ ہیں :-

(۱) حضرت آدمؑ (۲) حضرتِ نوحؑ (۳) حضرت ابراہیمؑ (۴) حضرت اسماعیلؑ
(۵) حضرت لوطؑ (۶) حضرت اسحٰقؑ (۷) حضرت یعقوبؑ (۸) حضرت یوسفؑ
(۹) حضرت ہودؑ (۱۰) حضرت صالحؑ (۱۱) حضرت شعیبؑ (۱۲) حضرت موسیٰؑ
(۱۳) حضرت ہارونؑ (۱۴) حضرت خضرؑ (۱۵) حضرت یونسؑ (۱۶) حضرت ادریسؑ
(۱۷) حضرت ایوبؑ (۱۸) حضرتِ الیاسؑ (۱۹) حضرت زکریاؑ (۲۰) حضرت یحییٰؑ
(۲۱) حضرت الیسعؑ (۲۲) حضرت ذوالکفلؑ (۲۳) حضرت عُزیرؑ (۲۴) حضرت لقمانؑ
(۲۵) حضرت ذوالقرنینؑ (۲۶) حضرت داؤدؑ (۲۷) حضرت سلیمانؑ (۲۸) حضرت عیسیٰؑ

Marfat.com

(۲۹) حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ان میں سے حضرتِ خضر، حضرتِ لقمان اور حضرت ذوالقرنین کی نبوّت کے متعلق اختلاف ہے۔ قرآن مجید میں ان کی رسالت یا نبوّت کی تصریح نہیں ہے۔

رسولِ اعظمؐ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔	محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
۲۔ یَاۤ اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (۳۳: ۴۶)	اے نبی، ہم نے تجھے گواہ، خوش خبری دینے والا، اور آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا۔

اشارہ:۔ اس آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے پانچ صفات کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) آپؐ شاھد ہیں۔ شاہد اصل میں ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے، جس نے کوئی واقعہ خود دیکھا ہو۔ اسی لئے عام طور پر اس کا ترجمہ گواہ کیا جاتا ہے۔ مگر عربی زبان میں اس لفظ کے استعمال کے مواقع اور بھی ہیں: حاضر۔ آگاہ۔ بیان کرنے والا، جاننے والا، قول وعمل کے ذریعے کسی بات کی تصدیق کرنے والا۔

حضورؐ ان تمام معانی کے لحاظ سے شاھد ہیں۔

(۲) آپ مُبَشِّر (خوش خبری دینے والے) ہیں، اُن ایمان والوں کو جو اللہ کے سچے فرماں بردار ہیں اس بات کی کہ ان کی دنیاوی زندگی خوف وحُزن سے پاک ہوگی۔ اور آخرت میں بھی وہ اللہ کی خوشنودی اور غیر فانی کامرانی حاصل کریں گے۔

(۳) آپؐ نَذِیر ہیں۔ اس لئے کہ بدعملی اور اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے آپ نے صحیح طور پر سب کو آگاہ کر دیا ہے۔

(۴) آپؐ دَاعِی اِلَی اللّٰہ (اللہ کی طرف بلانے والے) ہیں۔ یعنی لوگوں کو صرف اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کی دعوت دیتے ہیں۔

(۵) آپؐ سِرَاجِ مُنِیر (روشن کرنے والے چراغ) ہیں۔ یعنی آپ کے مبارک وجود سے جہالت اور جاہلیت کی تاریکی دور ہوئی۔ اور انسانیت، حقیقت اور سچائی کی روشنی ساری دنیا میں پھیلی ہے۔

حضورؐ ساری دنیا کے لئے رسول ہیں۔	وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (۳۴ : ۲۸)	اور (اے محمدؐ) ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر سارے انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر۔
حضورؐ آخری رسول ہیں	مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ (۳۳ : ۴۰)	محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیا کے خاتمہ کی مہر ہیں۔

۲-اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ (۵ : ۳)	آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

اس آیتِ شریفہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "دین اسلام" (جو پہلے سے چلا آرہا تھا) حضورؐ کی ذات بابرکات سے مکمل ہوا۔ اسی لئے تکمیل کے بعد نبوّت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اس کی صحت پر ایک بڑی اور محکم دلیل یہ بھی ہے کہ

"قرآن مجید" صحیح اور مکمل حالت میں آج تک موجود ہے۔ اور سابقہ آسمانی کتابوں کی طرح تحریف سے پاک ہے۔

حضورؐ کے چند صفات

قرآن مجید میں جا بجا حضورؐ کے صفات مذکور ہیں جن کے ذریعے "سیرت پاک" کی مستند اور صحیح ترین کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ ذیل میں ہم چند آیات پر اکتفا کرتے ہیں:۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ (۲۱ : ۱۰۷)	اور (اے محمدؐ) ہم نے تجھ کو ساری دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔
۲۔ إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (۶۸ : ۴)	بے شک تو بڑے اخلاق کے درجے پر ہے۔
۳۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۹ : ۱۲۰)	تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے تمہاری تکلیف اُسے گراں گزرتی ہے۔ اس کو تمہاری بھلائی کی حرص ہے۔ وہ مومنوں پر شفقت کرنے والا اور بہت رحم والا ہے۔
۴۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (۳ : ۱۶۴)	اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں اُن ہی میں سے ایک رسول کھڑا کیا جو اُن کو اللہ کے احکام سناتا ہے۔ اور اُن کو (عیب خرابی سے) پاک کرتا ہے۔ اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

بے شک اس سے بڑا احسان اور کیا ہوگا کہ حضورؐ کی تعلیم ہی کی برکت سے دنیا کی ساری قومیں انسانیت، علم اور حکمت (سائنس) سے آشنا ہوئیں

Marfat.com

اور آج ہر طرف ان کی روشنی اور جھلک نظر آرہی ہے۔ یورپ کی تاریخ گواہ ہے
کہ اُس کا تاریک دماغ عرب کے مسلمانوں سے روشن ہوا جو قرآن کا سراج
منیر لے کر پہنچے تھے۔

۵۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ   بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کے اندر
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔   (۳۳ : ۲۱)   اچھا نمونہ ہے۔

کسی عمر کا آدمی ہو، کسی پیشے کا ہو، کسی درجہ کا ہو، حضورؐ کی مقدس ذات اس کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ بچہ، نوجوان، جوان، بوڑھا، غریب، امیر، نوکر، آقا، حاکم، سپہ سالار، اُستاد، شاگرد غرض ہر طرح کے آدمی کے لئے ایک بہترین نمونہ صرف حضورؐ کی پاک ذات ہے۔ جو شخص بھی حضورؐ کی سیرت ک پڑھے گا اُس کے لئے بہترین طریقہ سعادت اور کامیابی کا ملے گا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہر بات میں حضورؐ کی نقل یا پیروی کا شوق رکھتے ہیں۔

Marfat.com

آسمانی کتابیں — اور — قرآن

اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً بعض رسولوں پر کتابیں بھی نازل کی ہیں۔ قرآن ید سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ پر صحیفہ اُترا۔ حضرت موسیٰؑ پر تورات، ضرت داؤدؑ پر زبور، اور حضرت عیسیٰؑ پر انجیل۔ یہ سب کتابیں اپنے اپنے مانے کے حالات کے مطابق اور اپنے گرد و پیش کی زبانوں میں تھیں۔ وہ بانیں اب دنیا میں بولی نہیں جاتیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے ان کتابوں کو ماننے والی یں گمراہ ہو چکی تھیں۔ اُنھوں نے ان آسمانی کتابوں میں جا بجا ردوبدل کر دیا ھا۔ اللہ تعالیٰ کے جن احکام کی تعمیل میں تکلیف اور دشواری نظر آئی ن کو یا تو بدل دیا۔ یا چھپا لیا۔ پھر مختلف زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ تو ترجمہ ہر یک اپنی سمجھ سے کرتا رہا۔ رفتہ رفتہ اصلی کتابیں ناپید ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ دنیا بھر کے لئے رسولِ اعظم ور آخری نبی بنایا۔ اس لئے آپ کو "قرآن مجید" دے کر فرمایا کہ اس کتاب ی ہم حفاظت کریں گے۔ اور قیامت تک یہ اصلی حالت میں رہے گی۔ قرآن مجید ں بے شمار خصوصیتیں ہیں۔ اس کی ایک ایک آیت پر دفتر کے دفتر لکھے جا سکتے یں۔ خدا نے جن کو صحیح عقل عطا فرمائی ہے۔ اور جن کے دل میں ایمان ہے وہ اس کے

Marfat.com

ذریعے دُنیا اور دین کے ہر شعبے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ذیل میں اس مقدس کتاب سے متعلق چند آیتیں درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ کچھ خصوصیات نمایاں ہو جائیں

قرآن اگلی کتابوں کا محافظ ہے

وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ط (۵ : ۴۸)

اور ہم نے تجھ پر سچائی کے ساتھ کتاب اُتاری جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُن کی محافظ ہے۔

محافظ اس لئے کہ اِس میں اُن کتابوں کی اصلی تعلیمات موجود ہیں۔ جن کو گمراہ لوگوں نے بدل دیا تھا۔ اب جب تک قرآن مجید رہے گا وہ تعلیمات محفوظ رہیں گی۔

قرآن کا نزول

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ (۲۶ : ۱۹۳)

امانت دار رُوح (یعنی جبریل) اِس (قرآن) کو لے کر تیرے دل پر اُترا۔

۲- شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ (۲ : ۱۸۵)

ماہ رمضان وہ جس میں قرآن اُتارا گیا۔

۳- اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (۹۷ : ۱)

ہم نے اُس کو شب قدر میں اُتارا۔

۴- وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ط (۱۷ : ۱۰۶)

اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا تاکہ تو وقفہ سے اُس کو لوگوں کے سامنے پڑھے اور ہم نے اُسے رفتہ رفتہ اُتارا۔

قرآن کی شان

ذٰلِكَ الْكِتَابُ

یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی طرح کا

Marfat.com

لَا رَیْبَ فِیْهِ ۔ (۲ : ۲)

شک نہیں ہے ۔

۲۔ لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۔ (۴۱ : ۴۲)

اس کے (یعنی قرآن کے) پاس باطل نہیں آتا نہ اس کے سامنے سے نہ اس کے پیچھے سے ۔

۳۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ۝ (۴ : ۱۷۴)

اے لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی ۔ اور ہم نے تمہاری طرف ایک روشن نور اتار دیا ۔

اس میں قرآن مجید کو برہان اور روشن نور فرمایا ہے ۔

۴۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (۱۰ : ۵۷)

اے لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ہے ۔ اور دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت رحمت ہے ۔

۵۔ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

اور ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے لئے آسان کر دیا ہے، تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے ؟

۶۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (۵۶ : ۷۷)

بے شک یہ قرآن بزرگ ہے محفوظ کتاب میں، جس کو صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ۔

۷۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ۝ (۵۹ : ۲۱)

اگر ہم نے اس قرآن کو پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے کانپ کر پاش پاش ہو جاتا ۔

Marfat.com

نزول قرآن سے غرض

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ (۱۴ : ۱)

یہ کتاب جس کو ہم نے تیری طرف اُتارا ہے اس لئے ہے کہ تو لوگوں کو اندھیروں سے روشنی میں نکال لائے۔

۲۔ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (۳۸ : ۲۸)

مبارک کتاب ہم نے تیری طرف اُتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے نصیحت لیں۔

۳۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۰ (۱۶ : ۸۹)

اور ہم نے تجھ پر کتاب اُتاری ہر چیز کی تشریح کے لئے اور یہ ہدایت، رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لئے۔

قرآن ہمیشہ محفوظ رہیگا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۰ (۱۵ : ۹)

ہم نے ہی یہ اَلذِّکر (یعنی قرآن) اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن سارے انسانوں کے لئے ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ۔ (۳۹ : ۴۱)

ہم نے تجھ پر کتاب سچائی کے ساتھ سب انسانوں کے لئے اُتاری۔

قرآن کی مثال کوئی نہیں لا سکتا

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ

کہہ دے، اگر انسان اور جن اس پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسی کتاب بنائیں تو نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ ایک ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں۔

Marfat.com

وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (۱۷: ۸۸)	
۲۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (۲: ۲۳)	اور اگر تم اس سے شک میں ہو جو چیز ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، تو اس کی مثل کوئی سورت لے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔
قرآن کی تلاوت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (۷۳: ۲۰)	قرآن جتنا آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھا کرو۔
۲۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (۷۳: ۴)	قرآن ترتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) پڑھو۔
۳۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۱۶: ۹۸)	جب تو قرآن پڑھے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔

اسی لئے تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ لیتے ہیں جس کے معنی ہیں "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں"

۴۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (۷: ۲۰۴)	اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم غور سے سنو اور چپ رہو ممکن ہے تم پر رحم کیا جائے۔

موت — قیامت — اور دوسری زندگی

موت اور زندگی مخلوق ہیں

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط (۶۷ : ۲)

اس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون بہتر ہے عمل کے لحاظ سے ۔

۲- كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ط (۲۹ : ۵۷)

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے ۔ پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

شہید کو موت نہیں

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (۲ : ۱۵۴)

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم کو شعور نہیں ۔

دو موت اور دو زندگی

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

تم اللہ کا کیسے انکار کرتے ہو ، جبکہ تم مردے تھے تو تم کو زندہ کیا ۔ پھر تم کو وہ موت دیگا اس کے بعد تم کو زندہ کریگا ۔ پھر اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۔

اشارہ - پیدائش سے پہلے کی حالت کو موت کہا گیا ہے جس کے بعد یہ دنیا کی زندگی ملی ہے ۔ اس لئے اب جو موت آئیگی وہ دوسری موت ہوگی ۔ پھر اس کے بعد قیامت میں دوسری زندگی ملے گی ۔

Marfat.com

موت کے بعد مُردے کا حال

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (۱۶ : ۲۱)	اور جو لوگ اللہ کے سوا (دوسروں) کو پکارتے ہیں، وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ وہ اتنا بھی شعور نہیں رکھتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

اشارہ:- (۱) شرک عام طور پر اپنے بزرگوں کو اور ولیوں کو پکارتے اور اپنی حاجت و مراد ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ آیت شریفہ ان کے عقیدے کو باطل کرتی ہے۔

(۲) جب بڑے پائے کے انسانوں کے متعلق یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد شعور و احساس نہیں رکھتے تو عوام کا کیا ذکر۔

۲- وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (۳۵ : ۱۳)	اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں۔ (پھر تم کو کیا دے سکیں گے)

۳- اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا ۔ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَا ۔ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ	بے شک تم اللہ کے سوا دوسروں کو جو پکارتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں۔ پس تم ان کو پکارو اگر تم سچے ہو تو وہ تم کو جواب دیں گے کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں۔ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں ؟ یا ان کی

Marfat.com

يُبْصِرُوْنَ بِهَا - اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا - (۷ : ۱۹۵)

آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں ؟ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سُنیں ؟

قیامت کا وقت

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ (۷ : ۱۸۷)

کہہ دے کہ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے وہی اُس کے وقت پر اُسے ظاہر کرے گا۔

علاماتِ قیامت

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا ۞ (۱۷ : ۵۸)

اور ہم ہر بستی کو قیامت کے دن سے پہلے تباہ کرنے والے ہیں۔ یا سخت عذاب دینے والے ہیں۔ یہ بات کتاب میں لکھی جا چکی ہے۔

۲- حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۞ (۲۱ : ۹۶)

یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے اُترنے لگیں گے۔

۳- وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۞ (۲۷ : ۸۲)

اور جب اُن پر اللہ کی بات پڑے گی ہم نکالیں گے ان کے لئے ایک چلنے والی زمین سے وہ اُن سے کلام کرے گی کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

(دَآبَّةٌ مِّنَ الْاَرْضِ (یعنی چلنے والی زمین سے) کی حقیقت میں عالموں کو اختلاف ہے)

قیامت اچانک ہو گی

وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ - (١٦ : ٧٧)

اور ساعت (قیامت) کا حکم آنکھ کی جھپک کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب -

٢- بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ٥ (٢١ : ٤٠)

بلکہ قیامت اُن پر اچانک آئیگی - اور اُن کو ہکا بکا کر دیگی ، پھر وہ اُس کو لوٹا نہ سکینگے اور نہ اُن کو مہلت دی جائیگی -

قیامت کے چند مناظر

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ٥ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ٥ (٢٢ : ١)

اے لوگو، اپنے رب سے ڈرو - بیشک قیامت کی گھڑی کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے جس دن تم اُس کو دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیگی اور حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے - اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا - حالانکہ وہ مدہوش نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہوگا

٢- اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ٥ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ٥ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ٥ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ٥ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ٥ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ٥ (٨١ : ١)

جب آفتاب سیاہ ہو جائے - اور جب ستارے تاریک ہو جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں - اور جب دس دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں اور جب سمندر بھڑکائے جائیں

Marfat.com

۳- يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○ (۱۰۱ : ۵)

جس دن سب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے - اور پہاڑ دھنے ہوئے اون کی طرح ہو جائیں گے -

کائنات کی نئی بناوٹ

وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ وَّالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○ (۶۹ : ۱۶)

اور آسمان پھٹ جائے گا - اور اس دن وہ کمزور ہو گا - اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور اس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے -

اشارہ :- عرش سے مراد حکومت ہے مطلب یہ ہے کہ اس دن کہیں کسی کی حکومت کا نام و نشان نہ ہو گا - صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہو گی ، جس کے نظام کے لئے آٹھ فرشتے مامور ہوں گے -

۲- يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ (۱۴ : ۴۸)

جس دن زمین تبدیل ہو کر دوسری زمین بنائی جائیگی اور سب آسمان (بھی دوسرے آسمان) ہونگے - اور لوگ ظاہر ہونگے ایک اللہ غالب کے حضور -

دوبارہ زندگی

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ (۳۶ : ۵۳)

صرف ایک چیخ ہو گی اور ایک دم وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے -

۴- نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَا اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْثَالَهُمْ

ہم نے ان کو پیدا کیا ہے - اور ہم نے ان کے جوڑ بند مضبوط کئے ہیں - اور جب ہم چاہیں گے

Marfat.com

تَبْدِيْلًا ۝ (۷۶ : ۲۸)

اُن کے اشکال بدل دیں گے۔

۳- اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ (۷۵ : ۳)

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں نہ جمع کریں گے؟ ہاں بے شک ہم تو اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی پور پور بنا دیں۔

۴- ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ (۲۳ : ۱۶)

پھر تم اس کے بعد مرنے والے ہو۔ پھر بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

۵- وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ (۳۶ : ۵۱)

اور صور میں پھونکا جائے گا تو وہ یکایک قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ کہیں گے ہائے ہائے کس نے ہم کو ہماری خواب گاہ سے اٹھایا؟ (معلوم ہوتا ہے) یہی ہے جس کا ہم سے رحمٰن نے وعدہ کیا تھا۔ اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ وہ صرف ایک چیخ ہوگی اور ایک دم وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔

اللہ کے دربار میں حاضری

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ (۵۰ : ۲۱)

اور ہر شخص آئے گا، اُس کے ساتھ ایک لانے والا اور ایک گواہ ہوگا۔

۶- اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (۳۶ : ۶۵)

آج ہم اُن کے منہ پر مہر کر دیں گے۔ اور اُن کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اُن کاموں پر جو وہ کرتے تھے۔

Marfat.com

اعمال کا حساب

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ۝ (۱۷ : ۱۳)

اور ہم نے ہر انسان کے اعمال نامہ کو اس کی گردن میں لٹکا رکھا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کے لئے ہم کتاب نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ تو اپنی کتاب پڑھ لے آج تو خود ہی اپنا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

۲- وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ (۱۶ : ۸۹)

اور اس دن ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ انہی میں سے اٹھائیں گے۔ اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

(ہر قوم کا رہنما اور ہر امت کا رسول بطور گواہ اپنے والوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، اور وہ یہ ظاہر کرے گا، کہ اس کی پیروی کا دعویٰ کرنے والے اپنے دعوے میں سچے ہیں یا جھوٹے)

۳- فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (۱۵ : ۹۳)

پس تیرے رب کی قسم، ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے ان کاموں کے متعلق جو وہ کرتے تھے۔

۴- اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ …لُّ اُولٰٓئِكَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (۱۷ : ۳۶)

بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ ہوگی۔

۵- وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ءَاَنْتُمْ

اور جس دن اللہ ان کو جمع کرے گا اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں

Marfat.com

أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ
ضَلُّوا السَّبِيلَ قَالُوا سُبْحَانَكَ
مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ
دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ
وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ
(۲۵ : ۱۸)

آن کو بھی - تو فرمائے گا کہ کیا تم نے میرے
ان بندوں کو گمراہ کیا؟ یا خود یہ بھٹک گئے؟
وہ کہیں گے - سبحان اللہ ہم سے یہ ممکن نہ تھا کہ
ہم تیرے سوا کسی کو کارساز بناتے لیکن تو نے
ان کو اور ان کے باپ دادا کو اتنا سازوسامان دیا
کہ وہ الذکر (یعنی قرآن) یا نصیحت کو بھول گئے۔

۲- فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ (۹۹ : ۷)

پس جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اُسے دیکھ لیگا
اور جو ذرہ بھر بدی کرے گا وہ اُسے
دیکھ لے گا۔

اعمال کی جزا

۱- اَلْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ (۴۰ : ۱۷)

آج ہر شخص کو بدلہ دیا جائے گا اُس کا
جو کچھ اُس نے کیا، آج ظلم نہ ہوگا۔

۲- كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۝
(۵۲ : ۲۱)

ہر آدمی اپنے عمل میں گرو ہے (یعنی اپنے
عمل کا نتیجہ ضرور پائے گا)

۳- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا - (۴۱ : ۴۶)

جس نے اچھا عمل کیا اس نے اپنے ہی لئے کیا
اور جس نے برا عمل کیا اُس کا وبال اُسی پر ہوگا۔

۴- يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ
الْأَرْضُ - (۴ : ۴۲)

اُس دن جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی
ہے چاہیں گے کہ کاش زمین اُن کو لے کر برابر ہو جائے
(یعنی وہ زمین میں دھنس کر غائب ہو جائیں)

Marfat.com

٥- وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝ (٧٨ : ٤٠)

اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا

٦- وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (٧٥ : ٧)

(مومنوں کے) چہرے اُس دن تروتازہ ہونگے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے

عذاب-دوزخ وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا (١٨ : ١٠٠)

اور اُس دن ہم جہنم کو کافروں کے لیے سامنے لائیں گے۔

٢- عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (٦٦ : ٦)

اس پر جلاد، سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو اُن کو حکم دیا جاتا ہے۔

٣- كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ (٥٦ : ٤)

جب بھی ان کے چمڑے گل جائیں گے ہم دوسرے چمڑے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھتے ہی رہیں۔

٤- إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ۝ (٤٤ : ٤٣)

تھوہر کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہوگا۔ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہو۔

٥- لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا (٧٨ : ٢٤)

وہ اس میں ٹھنڈی اور پینے کی چیز نہیں چکھیں گے۔ صرف گرم پانی اور پیپ ملیگا

٦- وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ - (١٤ : ١٧)

اور موت اُس کے پاس ہر طرف سے آئیگی مگر وہ نہیں مریگا (یعنی سخت سے سخت تکلیف ہوگی، مگر موت نہیں آئیگی)

Marfat.com

۱- وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ (۷۲ : ۲۳)	اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔

جنت اور اس کی نعمتیں

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝ (۴۷ : ۱۲)	بے شک اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے عمل کئے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔
۲- وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - (۵۷ : ۲۱)	اور جنت جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کی طرح ہے ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔
۳- فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ - (۴۳ : ۷۱)	اس میں وہ چیزیں ہیں جن کی دل خواہش کرتے ہیں اور آنکھیں جن سے لذت حاصل کرتی ہیں۔
۴- وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۷۶ : ۲۱)	اور اُن کا رب اُن کو پاکیزہ شراب پلائیگا
۵- فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ (۵۵ : ۶۸)	اس میں میوے ہونگے اور کھجور اور انار
۶- وَحَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا - (۷۸ : ۳۲)	اور باغات اور انگوروں کے تختے۔
۷- يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ (۴۳ : ۷۱)	ان پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے گا۔
۸- وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ (۹ : ۷۲)	اور اللہ کی خوشنودی (ہو گی) جو سب سے بڑی چیز ہے۔

Marfat.com

ایمان اور اسلام

ایمان اصل میں اَمن سے بنا ہے۔ اور مصدر متعدی ہے جس کے
معنی ہیں "امن کر دینا"، یا "امن دینا"۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کے صفاتی
ناموں میں سے ایک نام اَلْمُؤْمِنُ ہے، جس کے معنی ہیں "امن عطا کرنے والا"
اللہ اور اس کے حکم کے ماننے کو ایمان اور ماننے والے کو مومن اس
کہا جاتا ہے۔ کہ ماننے کے بعد وہ اس قدر نیک اور سلامتی پسند ہو جاتا
ہے کہ اس کے ذریعے وہ اپنے اور ساری دُنیا کے لئے "امن کا ذریعہ"
بن جاتا ہے۔

دین کی اصطلاح میں زبان سے اللہ اور رسالت کا اقرار اصل ایمان
ہے، جس کی نشوونما اور تکمیل نیک اعمال (یا اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرماں
برداری) سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان یہ ہے کہ اُس کی معرفت
اور محبت حاصل کرنے کو ہم اپنی زندگی کا مقصد بنالیں۔ رسول پر سچا
ایمان یہ ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ قرآن پر ایمان کے یہ معنی ہیں کہ زندگی
کے تمام کاموں میں اُس کی ہدایات مدِنظر رہیں۔ آخرت پر ایمان کے یہ
ہیں کہ اپنے ہر کام کا ایک لازمی نتیجہ مرنے کے بعد ملنے کا یقین دل میں
رہے۔

Marfat.com

جب آدمی زبان سے اللہ کا اور حضورؐ کی رسالت کا اقرار کرے اور مان سے پھر اپنے عمل کے ذریعے ایمان کے مقتضیات کا اظہار کرے تو یہ اسلام ہے۔ اور ایسا شخص مسلم ہے۔ گویا اسلام کے ذریعے ایمان کے ہونے اور نہ ہونے کا پتہ ملتا ہے۔ ذیل میں چند قرآنی آیات ان ہی امور کی وضاحت کے لیے نقل کی جاتی ہیں :-

کن باتوں پر ایمان چاہیے		
	اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (۲ : ۲۸۵)	رسول ایمان لایا ان باتوں پر جو اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اتاری گئیں اور مومن لوگ بھی (ایمان لائے)۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (وہ کہتے ہیں) ہم جدا نہیں کرتے اس کے رسولوں میں سے کسی کو۔ اور کہتے ہیں ہم سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بخشش عطا کر تیری طرف لوٹنا ہے۔

اس آیت شریفہ سے ذیل کی باتوں پر ایمان لانے کا تقاضا کیا گیا ہے

(۱) **اللہ پر ایمان** — اس طرح جس کی وضاحت قرآن مجید میں ہے

(دیکھو اللہ کا عنوان)

(۲) **فرشتوں پر ایمان** — کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، اس کے فرماں بردار ہیں۔ اور نظام عالم کے امور پر مامور ہیں (دیکھو عنوان "اللہ" کے تحت نمبر ۲)

Marfat.com

(۳) کتابوں پر ایمان - جو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے رسولوں پر اتاریں

(۴) رسولوں پر - کہ وہ سب اللہ کے بندے تھے - وہ انسان کی ہدایت و تعلیم پر مامور تھے - نسل انسانی کی ابتدا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ان کا سلسلہ رہا - اور سب کا ایک ہی مقصد تھا - اللہ کے رسول ہونے کے اعتبار سے سب ادب و عزت کے لائق ہیں -

(۵) اوٹنے پر ایمان - یعنی آخرت کا یقین کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینی ہے - اور وہاں اعمال کے حساب کے بعد ان کے نتائج ضرور ملیں گے -

۲- قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۴۹ : ۱۴)	عرب گنوار کہتے ہیں "ہم ایمان لائے" کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے - مگر یہ کہو کہ ہم اسلام لائے - حالت یہ ہے کہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے -

اس آیت شریفہ سے ایمان اور اسلام کا فرق واضح ہوتا ہے - ایمان کی صحیح پہچان عمل سے ہوتی ہے - یعنی اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی فرماں برداری اور تعمیل جب ہو، تب ہی ہم کو یقین ہو کہ صرف زبانی جمع خرچ نہیں ہے - بلکہ اس کے دل میں بھی ایمان داخل ہو گیا ہے - اور افعال و اعمال شہادت دے رہے ہیں - یہی اسلام ہے -

اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے	اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ	بے شک اللہ کے نزد

Marfat.com

الۡاِسۡلَامُ ط (۳ : ۱۹)

(پسندیدہ) دین اسلام ہے۔

صرف اسلام ہی سے نجات ہوگی

وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ٥ (۳ : ۸۵)

اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارے میں رہے گا۔

مُسلم

هُوَ سَمّٰكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَفِيۡ هٰذَا۔ (۲۲ : ۷۸)

اس نے پہلے تمہارا نام مُسلم رکھا۔ اور اس (قرآن) میں بھی (یہی نام ہے)۔

اشارہ:- جب ہمارا نام مُسلم رکھ دیا گیا ہے، تو اس کے بعد اس کے علاوہ دوسرے نام سے اپنے کو منسوب کرنا مثلاً شیعہ، سُنّی، بوہرہ، وہابی، شافعی، وغیرہ کہنا کہاں تک مناسب ہے؟ اگر غور کروگے تو تم کو ناگوار معلوم ہونے کے علاوہ اس میں اتحاد اور تنظیم کا نقصان بھی نظر آئے گا۔

مُسلم کی شان

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِيۡ وَنُسُكِيۡ وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِيۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۔ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ٥ (۶ : ۱۶۲)

کہہ دے کہ بے شک میری نماز، میری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلا مسلم (یعنی اللہ کا فرماں بردار) ہوں۔

Marfat.com

اشارہ :- (۱) سارے کام اللہ کے لئے ہونے کا مطلب اُس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔

(۲) حضورؐ سے قبل کے تمام انبیا اور اُن کے پیرو بھی مُسلم ہی تھے۔ کیوں کہ ان سب کا دین اسلام تھا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے آپ کو مُسْلِمَیْنِ لَكَ (تیرے دو مُسلم) کہا (قرآن ۲ : ۱۲۸)

پھر ان کے بعد ان کی اولاد حضرت یعقوب اور اُن کے سب فرزندوں نے اور تمام انبیا نے اپنے "مسلم" ہونے ہی کو فخر سمجھا۔

(۳) اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو تعلیم فرمائی کہ "تم بھی اب اپنے کو پہلا مُسلم کہو۔

ین میں تفرقہ نہ ڈالو

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ نَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ رِحُونَ۔ (۳۰ : ۳۲)

اور تم مشرکوں میں نہ ہو جاؤ یعنی اُن لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ اور کئی فرقے ہو گئے۔ ہر جماعت (کے لوگ) اُس پر جو اُن کے پاس ہے مگن ہیں۔

اِس آیت شریفہ میں بہت سختی سے فرقہ بندی کی ممانعت کی گئی ہے

سلامی زندگی کے برکات

اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے خوش حالی ہے اور اچھا نتیجہ ہے۔

Marfat.com

مَآبٍ ○ (۱۳ : ۲۹)

۲- مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (۱۶ : ۹۷)

جو عمل صالح کرے گا خواہ مرد یا عورت اور وہ مومن ہوگا تو ہم (دنیا میں) اسے اچھی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) اُن کے عمل کا بہترین اجر عطا کریں گے۔

۳- وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ (۶۴ : ۱۱)

اور جو اللہ پر ایمان لاتا ہے، اللہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

۴- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ (۲۴ : ۵۵)

اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور اُنہوں نے نیک عمل کئے ہیں کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنائے گا (یعنی زمین کی حکومت عطا کریگا) جس طرح اُس نے خلیفہ بنایا تھا اُن کو جو اُن سے پہلے ہو چکے ہیں۔ اور البتہ اُن کے لئے ان کے دین کو مضبوط کر دیگا جس کو اُس نے پسند کرلیا ہے۔ اور وہ اُن کے خوف کو دُور کرنے کے بعد امن سے بدل دیگا۔

Marfat.com

۲- کُفر اور کافر

کفر کے اصلی معنی چھپانے کے ہیں۔ چنانچہ کِسان کو کافر اِسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بیج کو زمین میں چھپاتا ہے۔ اِسی پر سے اپنے ضمیر کے خلاف حق کو دبانا اور چھپانا "کفر" ہوگیا۔ اور اس سے انکار کو کفر کہنے لگے۔ اور ایمان کے مقابلے میں اس کا استعمال ہونے لگا۔ ایمان کے معنی تم جانتے ہو، ماننا، قبول کرنا اور تسلیم کرنا ہیں۔ اس کے برعکس کفر کے معنی رَد کر دینا۔ نہ ماننا اور انکار کرنا، ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کی ناقدری و ناشکری پر بھی کُفر کا لفظ بولا جاتا ہے۔

کفر (یا انکار) کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آدمی صاف صاف انکار کر دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زبان سے مانے اور دل سے نہ مانے۔ یا اپنے چلن سے یہ ظاہر کر دے کہ وہ جس چیز کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے فی الحقیقت اُسے نہیں مانتا۔

کافر کون ہے؟

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ	بے شک جو لوگ انکار کرتے ہیں اللہ کا اور اُس کے رسولوں کا۔ اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا - (۴ : ۱۵۰)

اور کسی کو نہ مانیں گے - اور چاہتے ہیں کہ ان کے درمیان (یعنی کفر و ایمان کے بیچ) راستہ بنائیں - وہ سب حقیقت میں کافر ہیں - اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت دینے والا عذاب تیار رکھا ہے -

گویا تین قسم کے آدمی حقیقت میں کافر ہیں :

(۱) وہ جو نہ خدا کو مانتے ہیں نہ اُس کے رسولوں کو -

(۲) وہ جو خدا کو مانتے ہیں مگر اس کے رسولوں کو نہیں مانتے -

(۳) وہ جو کسی رسول کو مانتے ہیں اور کسی رسول کو نہیں مانتے -

کفر کے تمام حالات کا بیان قرآنِ مجید میں مختلف مقامات پر موجود ہے -

کافر کا مددگار شیطان ہوتا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ (۲ : ۲۵۷)

جو لوگ کافر ہیں اُن کے دوست (یا مددگار) طاغوت ہوتے ہیں -

طاغوت سے مُراد اللہ کے نافرمان اور سرکش لوگ ہیں -

کافر اپنی قوم کو ہلاک کرتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ (۱۴ : ۲۸)

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے کفر کو لے لیا - اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اُتار دیا (یعنی جہنم میں جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے -

Marfat.com

اشارہ :- نِعْمَةَ اللّٰه سے یہاں مُراد قرآن مجید یا وہ ہدایات اور قاعدے ہیں، جس پر نہ چلنے سے قوم کی تباہی یقینی ہے۔ تباہی سے وہی قوم بچ سکتی ہے جو قرآن مجید کی ہدایت پر چلتی ہے۔ اور انسان کے بنائے ہوئے قانون قاعدوں کی پروا نہیں کرتی۔ کیونکہ اچھے سے اچھے دانا اور ہوشیار آدمی سے قانون قاعدوں کے بنانے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ مگر اللہ سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اُس کے بنائے ہوئے قاعدے پر چلنے میں یقیناً کامیابی ہے۔

(۲) نعمت کو تبدیل کرنے کے مجرم وہ لوگ بھی ہیں جو ذاتی نفع کی خاطر نقلی چیزیں بنا کر روپیہ کماتے اور لوگوں کی صحت بگاڑ دیتے ہیں۔

(۳) تبدیل نعمت کے مجرم وہ لوگ بھی ہیں جو بجلی، ریڈیو، سینما وغیرہ ایجادوں کے غلط استعمال سے قوم اور نسل کو تباہ کرتے ہیں۔

کافر کا عمل اکارت ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
عْمَالُهُمْ كَرَمَادِنِ اشْتَدَّتْ بِهِ
الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ
مَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ

جن لوگوں نے اپنے رب کو نہ مانا ان کی مثال یہ ہے کہ ان کے اعمال راکھ کی طرح ہیں کہ آندھی کے دن ہوا سے اُڑی جو کچھ اُنہوں نے کمایا ان میں سے کسی چیز پر اُن کا بس نہیں چلے گا یہی سخت گمراہی ہے۔

Marfat.com

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ (۱۴ : ۱۸)

کافر ایمان نہیں لاتا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۲ : ٦)

بے شک جن لوگوں نے انکار کر دیا، اُن کو تو چاہے ڈرائے یا نہ ڈرائے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر مُہر کر دی ہے۔ اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اشارہ :- یہ قدرتی بات ہے کہ جب کوئی شخص سرکش ہو کر ایک مرتبہ حق سے انکار کر جاتا ہے، اور اس کے خلاف راہ اختیار کر لیتا ہے، تو کوئی حق بات اور روشن دلیل تسلیم نہیں کرتا۔ اس کی اس کیفیت کو دل اور کان پر مُہر لگنے اور آنکھ پر پردہ پڑنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو نہایت موثر و بلیغ اندازِ بیان ہے۔

Marfat.com

شِرک اور مُشرک

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ
وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهٗ بَنِيْنَ
وَبَنَاتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَنّٰى يَكُوْنُ
لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وَّكِيْلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ
اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (۶: ۱۰۱ تا ۱۰۳)

اور انہوں نے جنات کو اللہ کا شریک ٹھہرالیا۔ حالانکہ اُس نے اُن کو پیدا کیا ہے۔ اور بے جانے بوجھے اُس کے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیے۔ حالانکہ وہ اُن سب سے پاک اور بالا تر ہے، جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ تو آسمانوں کا اور زمین کا مُوجد ہے۔ اُس کا بیٹا کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ کوئی اُس کی شریک زندگی (یعنی بیوی) نہیں۔ اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب (یا آقا) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز کا خالق لہٰذا تم اُسی کی بندگی کرو۔ اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔ نگاہیں اُس کو نہیں پا سکتیں۔ اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے۔ اور وہ بہت باریک بیں اور باخبر ہے۔

Marfat.com

اشارہ :- گمراہ قوموں نے اپنے وہم وخیال سے یہ عقیدہ بنالیا کہ اللہ کے سوا اور بھی پوشیدہ ہستیاں ہیں جو کائنات کا انتظام چلا رہی ہیں اور انسان کی قسمت بنانے یا بگاڑنے میں اُن کو دخل ہے۔ کوئی سورج دیوتا ہے۔ کوئی بارش کا دیوتا، کوئی دولت کی دیوی ہے، کوئی صحت اور بیماری کی وغیرہ وغیرہ۔ دُنیا کی تمام مشرک قوموں میں ارواح، شیاطین، راکششوں، دیوتاؤں اور دیویوں کے متعلق ایسے جھوٹے اعتقادات بہت قدیم زمانے سے ہیں۔ تہذیب اور عقلیات کے اس دور میں بھی یہ خرافات موجود ہیں۔ دیکھو، قرآن مجید نے کس زور اور قوت سے اس کی تردید کی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ (۲۲ : ۷۳)	اے لوگو، ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ سو اسے سُنو۔ وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکیں گے، گو وہ سب اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اُسے اُس سے چھڑا نہ سکیں گے (ثابت ہوگیا کہ) طالب و مطلوب دونوں کمزور ہیں۔
شرک کا نتیجہ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي	جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا ہے (یعنی اللہ کی کوئی صفت کسی دوسرے میں بھی سمجھتا ہے) تو (یہ سمجھو کہ) گویا وہ بلندی سے

مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ (۲۲ : ۳۱)	گر پڑا - اور پھر پرندے اس کو اُچک لے جائیں یا ہوا اُسے اُڑا کر کسی دُور جگہ پھینک دے

اشارۃ :- اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی سے انسان کو نوازا۔ او بہترین مخلوق بنایا - اب کس قدر افسوس و تعجب کا مقام ہے - کہ وہ خو اپنے درجے کی بلندی کا احساس نہ کرے - اور کسی مخلوق کو خدا کے برا درجہ دے کر اپنا درجہ گرا دے - جو شخص ادنیٰ طاقت کے سامنے سر جھکا بارش، دریا، پہاڑ، پتھر، بیماری، قبر، مُردہ، تعزیہ، سواری، عَلم وغیر وغیرہ میں سے کسی کو اپنی تقدیر بنانے بگاڑنے یا نفع و نقصان پہنچانے وا سمجھے، اُس سے التجا کرے اور اُس کے سامنے سر جھکائے، اُس کا دِل قوی نہیں ہو سکتا - برخلاف اس کے مسلمان صرف اللہ کی قدرت اور طاقت ہ کو اپنے اوپر سمجھتا ہے - اور باقی سارے جہان کی طاقتوں کو اپنے سے کمت بتاؤ دونوں میں کون سچا بہادر ہے ؟

لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ (۲۶ : ۲۱۳)	اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکا ورنہ تو عذاب پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

Marfat.com

نفاق اور منافق

منہ پر کچھ، اور دل میں کچھ اور ہو، تو اس حالت کو نفاق کہتے ہیں۔ اور جس شخص میں یہ بات پائی جاتی ہو وہ منافق ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۔ (۴۸ : ۱۱)	وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں جو اُن کے دلوں میں نہیں ہوتا۔
اَلْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ط نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ط إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ (۹ : ۶۷)	منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک سے ہیں۔ وہ ناپسند کام کا حکم دیتے ہیں۔ اور اچھے کاموں سے روکتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں (بخل کرتے ہیں) انہوں نے چھوڑ دیا اللہ کو تو اللہ نے بھی اُن کو چھوڑ دیا بے شک منافق نافرمان ہیں۔

منافق کی بہت سی خصلتیں قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں۔ اور ہر کی آیت میں ایسے جامع الفاظ میں ان کا بیان کیا گیا ہے۔ کہ سب برائیاں ان میں سمٹ آئی ہیں۔ ذیل میں چند بڑی بڑی خاصیتیں درج کی جاتی ہیں۔ اور اُن کے ساتھ قرآن کی سورت اور آیت کا حوالہ نمبر کے ساتھ ہے۔ تاکہ آسانی

Marfat.com

نکال کر دیکھ سکو:

۱- مسلمانوں سے حسد اور شماتت رکھتے ہیں۔ ——— (۳ : ۱۱۹

۲- خفیہ سازش کرتے ہیں۔ ——— (۴ : ۸۱

۳- کافر سے ساز باز اور دوستی رکھتے ہیں۔ ——— (۴ : ۱۳۸

۴- غیر اسلامی عدالت سے کسی معاملہ کا فیصلہ کراتے ہیں (۴ : ۶۰

۵- اپنے بچاؤ کے لئے اعدائے اسلام کی خوشامد کرتے ہیں۔ (۵ :

۶- گناہ اور حرام خوری میں بے باک ہوتے ہیں۔ —— (۵ : ۶۱

۷- فحش اور بداخلاقی پھیلاتے ہیں ——— (

۸- مسلمانوں میں تفرقہ ڈالتے ہیں ——— (۹ : ۱۰۷

۹- جھوٹی تعریف کے حریص ہوتے ہیں۔ ——— (

۱۰- نماز میں سستی اور دکھاوا کرتے ہیں۔ ——— (۴ : ۱۴۳

۱۱- جہاد کے نام سے بدحواس ہو جاتے ہیں۔ ——— (۴۷ : ۲۰

۱۲- جماعت میں رہنے کے باوجود دل سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ (۵۹ : ۳

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ عبادت و اطاعت

معنی و مفہوم اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ اَمَرَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔ (۱۲ : ۴۰)

حکومت صرف اللہ کی ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا طریقہ ہے۔

عبادت کے معنی بندگی، غلامی، اطاعت، پُوجا اور فرماں برداری کے ہیں۔ یا یوں کہو کہ کسی کو بڑا اور طاقت ور مان کر اس کے مقابلہ میں اپنی آزادی اور اختیار کو چھوڑ دینا اور اسی کے حکم کی تعمیل مدنظر رکھنا عبادت ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج (۱۶ : ۳۶)

ہم نے ہر قوم میں ایک رسول یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کے نافرمانوں سے بچو۔

طاغوت کے معنی ہیں سرکش اور نافرمان جو اپنے مالک سے باغی ہو کر دوسروں کو بھی نافرمان بناتا ہے۔

فَاعْبُدْہُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ ط

پس تو اُسی کی عبادت کر اور اُسی کی عباد

Marfat.com

(۱۹ : ۶۵) | پر ثابت قدم رہ۔

اشارہ:- عبادت صرف نماز، روزہ ہی نہیں۔ بلکہ زندگی کے سب کام، کاروبار، اخلاق و عادات کو اللہ کے حکم اور مرضی کے مطابق رکھنا بھی عبادت ہے۔ جو چیز اس نے حلال کی ہے۔ اُسے حلال سمجھنا، اور جس چیز کو اس نے حرام ٹھہرایا ہے اُسے حرام جاننا ہر کام میں اُس کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی عبادت ہے۔ ان باتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے چند خاص کاموں کا حکم دیا ہے۔ ان کاموں سے انسان کی فطری صلاحیت ظاہر ہوتی ہے، اطاعت کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے اچھے اخلاق اُبھرتے ہیں، بُرے اخلاق دبتے ہیں، مختصر طور پر یہ کہو کہ ان سے انسان میں "انسانیت" پیدا ہوجاتی ہے۔ وہ چند خاص عبادتیں یہ ہیں

نماز اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ط (۴ : ۱۰۳)	بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔
روزہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ط وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط (۲ : ۱۸۵)	رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اُتارا گیا جو انسانوں کے لئے ہدایت ہے جس میں سیدھے راستے کے واضح احکام ہیں اور وہ حق و باطل کا فرق دکھانے والا ہے پس تم میں سے جو اس مہینے کو پائے اُسے لازم ہے کہ اس میں روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں

Marfat.com

		میں روزوں کی تعداد پوری کرلے ۔
حج	وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ	اور لوگوں پر اللہ کی خوشنودی کے لئے بیت اللہ (کعبہ)
	مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (۳: ۹۶)	کا حج فرض ہے۔ جو طاقت رکھتے ہیں اس کی طرف
		راہ چلنے کی ۔ (یعنی سفر کی)
زکوٰۃ	وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا	اور نماز قائم کرو ۔ اور زکوٰۃ دو ۔ اور
	الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	رسول کی اطاعت کرو ۔ تاکہ تم پر رحم
	لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (۲۴: ۵۶)	کیا جائے ۔

اس آیتِ شریفہ میں نماز کے علاوہ دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ۔

(۱) زکوٰۃ کا

(۲) حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا

اس آخری حکم سے نماز اور زکوٰۃ کے قاعدے اور طریقے کی وضاحت بھی ہوگئی ۔ کہ ان دونوں عبادتوں کے لئے حضورؐ کی ہدایات پر عمل کرو ۔

Marfat.com

اَوَامِرْ

آدمی کی پیدائش سے لے کر موت تک اس کی زندگی میں پیش آنے والے تمام معاملات پر اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن مجید میں ہیں۔ ذیل میں چند اوامر لکھے جاتے ہیں، جن کی ضرورت اکثر ہوا کرتی ہے۔

جنگ و جہاد

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ج وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (۲ : ۲۱۶)

فرض کر دیا گیا ہے تم پر جنگ کرنا، اور وہ تمہیں ناگوار ہی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تم کو ناگوار ہو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

جنگ مسلمان بھی کرتا ہے اور کافر و مشرک بھی۔ مگر دونوں کی کیفیت میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ

جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے شیطان کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ تم شیطان کے مددگاروں سے جنگ

Marfat.com

کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ۝ (۴:۷۶) — بے شک شیطان کا حیلہ کمزور ہوتا ہے۔

اشارہ :- اللہ کے دین کو قائم کرنے یا اُسے غالب رکھنے کے لئے جنگ کرنا "جہاد فی سبیل اللہ" ہے۔ اور اس کے سوا کسی اور کے غلبہ یا حکومت کے لئے جنگ کرنا "شیطان یا طاغوت کی راہ" میں جنگ کرنا ہے۔

جنگی طاقت سے تیار رہا کرو

اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (۸ : ۶۰)

تم تیار رکھا کرو ان کے لئے جتنا تم سے ہو سکے قوت و طاقت کی چیزیں اور جنگی گھوڑے، جس سے ڈرتے رہیں اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن اور دوسرے بھی ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے، اللہ اُن کو جانتا ہے۔ (ان کاموں کے لئے) جو تم اللہ کی خوشنودی میں خرچ کرو گے تم کو پورا پورا دے دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اشارات :- (۱) قُوَّۃ میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو بطور اسلحہ استعمال ہوتی ہیں۔ اور جسمانی مشق و تربیت کے ذریعے سپاہی میں جن قابلیتوں کی ضرورت ہے۔

(۲) رباط الخیل (گھوڑوں کی بندھی قطار) میں فولادی گاڑیاں ٹینک ہوائی جہاز، جنگی بحری جہاز اور اسی قسم کی چیزیں آجاتی ہیں۔

(۳) اٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ (ان کے سوا دوسرے) سے مراد وہ کافر

Marfat.com

منافق اور اسلام کے دشمن ہیں، جن کی مخالفت و عداوت بطور عام ظاہر نہیں - وہ گھات لگائے موقع کے منتظر ہیں۔

حلال اور عمدہ چیزیں کھاؤ	كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ؁ (۱۶ : ۱۱۴)	تم کھاؤ ان چیزوں میں سے جو روزی کی اللہ نے حلال اور عمدہ چیزیں - اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔
پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرو	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط (۳ : ۹۱)	تم ہرگز نیکی کا مقام نہ پاؤ گے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جو تم کو عزیز ہو۔

اشارہ: نیکی کی اصل روح اللہ کی محبت ہے - اللہ کی خوشنودی کے مقابلہ میں کوئی چیز محبوب نہ ہو- اللہ کی محبت میں اگر کوئی شخص اپنی عزیز چیز قربان نہ کرسکتا ہو، تو یہ کہو کہ وہ چیز اُس کا "بت" ہے- جب تک بت ہے حقیقی نیکی دور ہے۔

امانت	اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۔ (۴ : ۵۸)	بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالک کو ادا کر دیا کرو۔
اہم امور کا فیصلہ قرآن کے مطابق کرو	وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ	اور ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ اُتاری جو تصدیق کرنے والی ہے اُن کتابوں کی جو اُس سے آگے آچکی ہیں - اور وہ اُن کی محافظ ہے -پس تو اسی کے مطابق فیصلہ کر

Marfat.com

اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ	جو اللہ نے اُتارا ہے اور ان کے خواہشوں کی پیروی نہ کر۔ اُس کو چھوڑ کر جو تیرے پاس حق سے آیا ہے۔

(۵ : ۴۸)

اشارہ:- (۱) قرآن اگلی کتابوں کا مصدق ہے یعنی ان کو اللہ کی کتاب مانتا ہے۔ اور اُن کو سچا قرار دیتا ہے۔

(۲) قرآن اگلی کتابوں کا مُهَيْمِن (یعنی محافظ) ہے۔ اگلی کتابوں میں اُمتوں اور قوموں نے ردّ و بدل کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا "ضابطۂ زندگی"، مشتبہ ہو گیا تھا۔ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ اس میں کیا جھوٹ گیا ہے، اور سچ کیا ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے سے یہ دقت نہیں ہی اس کتاب میں قیامت تک ردّ و بدل نہیں ہو گا۔ قیامت تک یہ اپنی اصلی حالت میں رہے گی اسی لئے اسے آسمانی کتابوں کا محافظ کہا گیا ہے۔

قصاص

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (۲ : ۱۷۹)	اے عقل والو، تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم بچے رہو۔

اشارہ:- جو انسانی جان کا احترام نہ کرے۔ اور قاتل کو کھلا چھوڑ دے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ بے گناہ انسانوں کی جانیں ہر وقت خطرے میں رہیں اور زمین پر فساد و ہلاکت پھیلے۔

مومن کی جان بہت ہی بیش قیمت ہوتی ہے۔ اسی لئے تاریخ اسلام میں کئی واقعات ایسے ہیں کہ ایک مومن پر ظلم کے سبب سے قصاص کے لئے

Marfat.com

فوج کشی کی گئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے لئے تنظیم قائم کرو	وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳ : ۱۰۴)	اور چاہیے کہ تم میں ایک جماعت ہو، جو دعوت دیں نیکی کی طرف اور اچھے کاموں کا حکم دیں۔ اور ناپسند کاموں سے روکیں۔ یہی ہوں گے فلاح پانے والے۔
دین کو قائم کرو	اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۚ (۴۲ : ۱۳)	تم دین کو قائم کرو۔ اور اس بارے میں الگ الگ فرقے نہ بن جاؤ۔

اشارہ :- دین کے اصلی معنی اللہ کی اطاعت کے ہیں۔ آیتِ شریفہ کا مفہوم یہ ہے کہ سب مسلمان ایسے حالات پیدا کریں جن سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری پوری انسانی برادری میں پیدا ہوسکے۔ اُسی کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق تمدن اور معاشرت کے قانون قاعدے ہوں۔ یہی بنیادی چیز (یعنی اللہ کی اطاعت) اصل اسلام ہے۔ اس امر میں کسی مسلمان کو اختلاف نہ ہونا چاہیے۔ اور "اقامتِ دین" کے لئے متحدہ کوشش کرنی چاہیے۔

امدادِ باہمی	تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ (۵ : ۲)	نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

Marfat.com

(۱) یہ حکم بہت جامع اور عالمگیر ہے۔ نیکی اور تقویٰ سے جو بھی کام تعلق رکھتا ہو اس میں مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کے خلاف جو ہوں اُن میں مدد کرنے سے روکا گیا ہے۔ نیکی اور تقویٰ کے کام کی تفصیل قرآن مجید کے تمام اوامر و نواہی ہیں۔

(۲) آج کل کے نیشنلزم یا قومیت کی تنگ نظری کے مقابلہ میں اس حکم کو دیکھو تو قرآن مجید کی بلندی اور وسعت صاف نظر آئیگی، وہ یہ حکم دیتا ہے کہ جہاں کہیں بھی نیکی اور تقویٰ کا کام ہو تم معاون اور مددگار بن جاؤ۔

وزن میں انصاف	اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ۔ (۵۵ : ۹)	وزن کو انصاف سے قائم کرو۔ اور نہ گھٹاؤ تول کو۔

اس آیت شریفہ سے وزنِ مقررہ کی پابندی سب پر لازم قرار دینے کا حکم نکلتا ہے تاکہ کمی و بیشی کا احتمال نہ رہے۔

Marfat.com

نَوَاھِیُ

نَھیُ کی جمع نواہی ہے۔ نَھیُ کہتے ہیں کسی چیز سے روکنے یا باز رکھنے یا منع کرنے کو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف چیزوں کی ترکیب سے بنایا۔ اُس کے مزاج، اُس کی طبیعت، اس کے جسم، دماغ اور دل سے وہی خوب اور صحیح طور پر واقف ہے۔ اس لئے وہی بہتر جانتا ہے کہ کون سی چیز اس کے لئے مُضر اور مُہلک ہے۔ اور کون سی چیز اس کے لئے مفید اور حیات بخش ہے۔

جو چیزیں اللہ کے علم میں انسان کے لئے مُضر اور مُہلک ہیں، اُن سے ہمیں اُس نے روکا ہے۔ اور جس میں ہمارا فائدہ اور ہماری زندگی ہے اُس کا حکم دیا ہے۔ یہ سمجھو کہ نواھی اور اوامر انسان کی موت اور زندگی کے فطری قوانین ہیں۔ جس نے قرآن مجید کو اللہ کی کتاب مان لیا ہے اُس کے لئے کسی اَمر یا نہی سے متعلق چون و چرا کی گنجائش نہیں رہی ہے۔

اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۝

(بے شک یہ قرآن نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اپنے رب کی طرف کا راستہ اختیار کر لے)

نمونے کے طور پر جس طرح اوامر لکھے گئے ہیں۔ اسی طرح ذیل میں صرف

Marfat.com

چند نواہی درج کئے جاتے ہیں۔

شرک نہ کرو	لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝	اللہ کے برابر کسی کو نہ بنا۔ بے شک یہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔
گمراہ کی اطاعت نہ کرو	لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ (۱۸ : ۲۸)	تو نہ اطاعت کر اُس شخص کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑ گیا ہے اور جس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔
اچھی چیزیں حرام نہ کرو	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (۵ : ۸۷)	اے ایمان والو، عمدہ پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ، جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اشارہ :۔ اس آیت شریفہ سے یہ مصلحت بھی واضح ہوتی ہے کہ اچھی اور پاکیزہ چیزیں اللہ نے حلال کی ہیں۔

(۲) حلال چیزوں کے استعمال کی بھی حد بندی کر دی۔ اور فرما دیا کہ اس میں بھی اعتدال و توسط مد نظر رکھو۔ ان چار چیزوں سے بچو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (۵ : ۹۰)	اے ایمان والو، بے شک، شراب اور جوا اور بت (یا عبادت کے لئے نصب کی ہوئی چیزیں) اور فال شیطان کے عمل کی ناپاکی ہے۔ پس تم اس (ناپاکی) سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔

اشارہ :- (۱) اَلْخَمْرُ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جن میں نشہ ہوتا ہے۔

(۲) اَلْمَیْسِرُ کے معنی جوا اور لاٹری کے ہیں۔ اس میں ان کی سب قسمیں شامل ہیں۔

(۳) اَلْاَنْصَاب۔ انصاب نصب کی جمع ہے۔ اور نصب اُس چیز کو کہتے ہیں جو کہیں گاڑی گئی ہو یا نصب کی گئی ہو۔ جیسے بُت، مجسمہ وغیرہ جاہلیت کے زمانے میں عرب اور مشرک عام طور پر بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ اور اُن کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے۔

(۴) اَلْاَزْلَام۔ زُلَم یا زَلَم کی جمع ہے۔ وہ تیر جس پر پر نہ لگائے گئے ہوں جاہلیت کے زمانے میں عرب اس قسم کے تیروں سے فال اور شگون کا کام لیتے تھے۔ بعض کہتے ہیں تین تیر ہوتے تھے۔ ایک پر لکھا ہوتا لَا (یعنی نہیں) دوسرے پر نَعَم (یعنی ہاں) اور تیسرا خالی ہوتا۔ سفر پر جانا، شادی، جنگ، خرید و فروخت، کامیابی وغیرہ پر فال لینے کے لئے "کاہن" سے نکلواتے۔ اگر لَا والا تیر نکلتا تو وہ کام نہیں کرتے تھے۔ نعم والا تیر نکلتا تو اپنی مراد کے موافق سمجھ کر اس پر عمل کرتے۔ اور اگر سادہ تیر نکلتا تو فال دوبارہ نکالی جاتی۔

اس زمانے میں بکثرت مسلمان بھائی ملیں گے۔ جو ان چاروں میں سے ی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور بہت سے تو جائز سمجھ کر کرتے ہیں۔ اور

کہتے ہیں کہ ہم جس صورت سے کرتے ہیں، وہ کچھ اور ہے۔ مگر یہ ان کے خیال کا فریب ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ لوگ، اللہ کے سچے فرماں بردار بن کر ان نواہی سے بچیں۔ پس یاد رکھو:

(۱) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲) جوا اور لاٹری اور طرح طرح کے معموں اور ٹکٹوں پر انعامات اور رقمیں حاصل کرنے کے لئے روپیہ لگانا حرام ہے۔

(۳) کسی بُت، قبر، اور تھان پر کسی چیز کا چڑھاوا چڑھانا حرام ہے۔

(۴) کسی چیز سے فال یا شگون لینا حرام ہے۔ خواہ قرآن مجید ہی سے ہو البتہ "استخارہ" کیا جا سکتا ہے۔ جو احادیث سے ثابت ہے۔ مگر یہ کسی قسم کا فال نہیں ہے۔ بلکہ اس کے معنی اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرنے کے ہیں۔ یعنی یہ کہ اگر یہ کام میرے لئے مفید ہے تو اے خدا تو اس کا سامان پیدا کر دے۔ اور اگر میرے لئے بُرا ہے تو تو مجھے اس سے بچا۔

رشوت حرام ہے

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ (۲ : ۱۸۸)	اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال غلط طریقہ سے نہ کھاؤ۔ اور نہ اس کو حاکموں کے آگے اس غرض کے لئے پیش کرو کہ تمہیں لوگوں کے مال کا کچھ حصہ کھانے کا موقع گناہ کے ذریعہ مل جائے۔ ایسے حال میں کہ تم کو علم ہو۔

اشارہ:۔ (۱) حاکموں کو رشوت دے کر ناجائز فائدہ حاصل کرنے کی

کوشش نہ کرو۔

(۲) جب تم کو علم ہے کہ کوئی مال دوسرے کا ہے۔ تو تم محض اس خیال سے کہ پیچیدہ طریقے سے اپنا حق ثابت کر کے عدالت کو دھوکا دے دو گے اور عدالت تمہارے حق میں فیصلہ دے دے گی، اس کا مال نہ کھاؤ۔ عدالت دھوکا کھا سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تو تمہاری سب حرکتوں کو بلکہ تمہارے دل کی نیت کو دیکھ رہا ہے۔ اُس سے کیسے بچو گے؟

مشرک عورت سے نکاح نہ کرو

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ط وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ (۲ : ۲۲۱)

اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ یقیناً ایک ایمان والی لونڈی بہتر ہے ایک مشرک (شریف زادی) عورت سے اگرچہ وہ تم کو بہت پسند ہو۔

مشرک آدمی سے مومنہ کا نکاح منع ہے

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ط وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ط اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ط (۲ : ۲۲۱)

اور (اپنی عورتوں کو) مشرک آدمیوں کے نکاح میں نہ دو، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن غلام بہتر ہے ایک مشرک آدمی سے اگرچہ وہ تم کو بھلا لگے۔ یہ سب آگ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ اپنے اذن سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔

اشارہ:۔ مشرک گھرانے کے مرد و عورت سے نکاح کرنے میں اسلامی

Marfat.com

طریقۂ زندگی پر ضرور اثر ہوگا - اور یہ اثر آگے جا کر بہت ممکن ہے مشرکانہ رسم و رواج کی صورت اختیار کرلے - پھر اسلام کی خالص اور بے آمیز طرزِ معاشرت نہیں رہے گی -

غلط طریقہ سے نفع خوری

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط (۴ : ۱۹)

اے ایمان والو، آپس میں ایک دوسرے کے مال غلط طریقے سے نہ کھاؤ - لین دین آپس کی رضامندی سے ہو تو یہ اور بات ہے، اور اپنے آپ کو (یا باہم) قتل نہ کرو -

اشارہ :- غلط طریقے سے مراد وہ تمام طریقے ہیں جو خلافِ حق ہوں یا شریعت نے جن کو ناجائز ٹھہرایا ہے -

(۲) لین دین سے مراد آپس میں مفاد و نفع کا تبادلہ ہے - جس طرح تجارت و صنعت میں ہوتا ہے - ایک شخص دوسرے شخص کی ضروریات فراہم کرتا ہے، تو دوسرا شخص اُس کو اپنی محنت یا اپنا مال معاوضہ میں دیتا ہے - یہی "باہمی رضامندی سے لین دین" ہے -

(۳) لین دین کسی ناجائز طریقے سے یا دباؤ سے یا فریب سے نہ ہونا چاہیے -

(۴) رشوت، سود، جوئے، بیمہ اور لاٹری میں بظاہر رضامندی ہوتی ہے، مگر فی الحقیقت ان میں یا تو جبر ہوتا ہے یا دباؤ - یا جعل و فریب - یا غلط فہمی - اور یہ سب چیزیں بُری ہیں -

Marfat.com

(۵) اسی لئے اخیر میں بہت لطیف طرز میں فرمایا "قتل نہ کرو" کیونکہ باطل طریقہ سے لین دین کرنے میں ضرور کسی نہ کسی کا نقصان ہوتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ تباہی و ہلاکت ہے۔

ناقص مال نہ دو	لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ (۲۶ : ۱۸۳)	لوگوں کو ان کی چیزیں ناقص (یا کھوٹی) نہ دو اور زمین پر فساد کرتے نہ پھرو۔

اشارہ:- (۱) بَخْس، ناقص چیز کو بھی کہتے ہیں اور کسی چیز کو مقررہ مقدار سے کم دینے کو بھی یہاں یہ دونوں معنے لئے جائیں۔

(۲) تجارت میں کوئی چیز کم دینا یا ناقص اور نقلی چیز دینا زمین پر فساد کا موجب ہے یعنی اس سے طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

شہادت نہ چھپاؤ	لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○ (۲ : ۲۸۳)	گواہی کو نہ چھپاؤ۔ جو اس کو چھپاتا ہے اُس کا دل گنہگار ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

"شہادت" کے اصل معنی موجودگی، حاضری اور دیکھنے کے ہیں۔ اور بطور یقین کسی بات کا علم بھی شہادت ہے۔ حکم یہ ہے کہ تم نے جو چیز دیکھی ہے، یا جس چیز کا اچھی طرح تم کو علم ہے اُسے موقع پر نہ چھپاؤ۔ ظاہر کر دو۔

Marfat.com

نادانوں کو مال نہ دو

لَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ٥ (۴ : ۵)

تم اپنے مال نادانوں کو نہ دیا کرو (مال وہ چیز ہے) جسے اللہ نے تمہاری زندگی کے قائم رہنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ البتہ ان کو کھانے اور پہننے کو دو۔ اور ان سے اخلاق سے باتیں کرو۔

اشارہ:- یہ آیت شریفہ بڑی جامع ہے۔ اس کی تشریح پر ایک مستقل کتاب لکھی جا سکتی ہے۔

(۱) مال و دولت کو "قیام زندگی کا ذریعہ" فرمایا۔ اور اس طرح اس کی قدر و قیمت جتائی۔

(۲) نادانوں اور بے وقوفوں کو مال و دولت دینے سے کئی طرح کی اخلاقی اور تمدنی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے منع فرمایا۔

(۳) حاجت مند نادانوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کا طریقہ یہ بتایا کہ ان کو کھانا اور کپڑا دو اور اخلاق سے پیش آؤ ——— سُبْحَانَ اللہ کتنی پاکیزہ تعلیم ہے!

سینما اور بُرے تماشے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا

اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو خریدتے ہیں "باتوں کا کھیل تماشا"۔ تاکہ "بغیر علم" کے ذریعہ اللہ کی راہ سے بھٹکائیں اور اسے ہنسی مذاق (کا ذریعہ) بنائیں انہی کے لئے

اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ ذلیل اور کمزور کرنے والا عذاب ہے۔

(۳۱ : ۶)

اشارہ :- (۱) لَھْو، ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جو آدمی کو اس کے ضروری کام سے غافل کر دے۔ اور حدیث بات کو کہتے ہیں۔ اور قصّے کہانی کے معنی میں بھی آیا ہے۔

(۲) لَھْوَ الْحَدِیْث (یعنی قصّے کہانی کا کھیل تماشا) میں افسانے، ڈرامے ناٹک، سینما کے کھیل، مشاعرے سب شامل ہیں۔ اور وہ تمام لٹریچر بھی جو حقیقت و واقعیت کے خلاف ہوں جن میں انسان مشغول ہو کر ضروری کاروبار سے غافل ہو سکتا ہے۔

(۳) لَھْوَ الْحَدِیْث کا شوق رکھنے اور تجارت کرنے والوں کو ڈرایا ہے کہ اُن کو ذلّت اور کمزوری کا عذاب دیا جائے گا۔

(۴) تاریخ کے واقعات اس کی سچائی پر گواہ ہیں۔ جن لوگوں میں تفریح کے لئے خرافات اور بد اخلاقی کے کھیل تماشوں کا رواج ہوا، وہ عیاش ہو گئے، پھر اُن میں کمزوری آئی، جس سے ذلیل ہو کر تباہ ہو گئے۔

Marfat.com

اَخلاق

اَخلاق خُلق کی جمع ہے۔ اور خُلق کے معنی عادت اور طبیعت کے ہوتے ہیں۔ ان سے مراد وہ افعال وادائے جاتے ہیں جو روزمرہ زندگی کے تمام امور و معاملات میں انسان سے ظاہر ہوتے ہیں۔

اَخلاق اچھے بھی ہوتے ہیں، اور بُرے بھی۔ اچھے اخلاق وہ ہیں جن سے دوسروں کو آرام یا فائدہ پہنچے اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور بُرے اخلاق وہ ہیں جن سے دوسروں کو تکلیف یا نقصان ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوں۔

اَخلاق ہی سے انسان پرکھا جاتا ہے۔ جس کے اخلاق جتنے پاکیزہ اور بلند ہوں گے، اتنا ہی وہ نیک اور بلند رتبہ ہوگا۔ دُنیا میں سب سے اعلیٰ درجے کے اخلاق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اس لئے کہ قرآن مجید کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائے۔ اور دُنیا کے تمام انسانوں کے لئے "اعلیٰ درجہ کا نمونے کا انسان" آپ کو بنایا۔ اور فرمایا:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (بے شک تو بہت بڑے اخلاق کے درجے پر ہے)، پھر دُنیا کے تمام انسانوں کو حکم دیا کہ ہر امر میں آپ کے بہترین نمونے کو سامنے رکھیں اور عمل کریں۔ تاکہ کامیابی، عزت اور نعمت اس دُنیا میں بھی

Marfat.com

ملے اور آخرت میں بھی۔

حضورؐ کے اخلاق اتنے پاکیزہ اور بلند ہیں کہ ان سے بہتر اب ممکن ہی نہیں اسی لیئے کوئی غیر مسلم بھی جب حضورؐ کی "سیرتِ پاک" پڑھتا ہے، تو اس پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ وہ حیران رہ جاتا ہے۔ اور اُس کا دل اندر ہی اندر بول اُٹھتا ہے کہ واقعی اس سے بہتر اخلاق نہیں ہو سکتے۔

حضورؐ کے اخلاق کیا تھے؟ اگر اس کی تفصیل کی جائے تو ایک بڑی کتاب بن جائے۔ اور مختصراً چند لفظوں میں کہیں تو یہ کہنا کافی ہوگا کہ "حضورؐ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے"۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جن باتوں کا حکم دیا ہے اُن کی تعمیل کرنا۔ اور جن چیزوں سے اُس نے منع فرمایا ہے، اُن سے بچنا "خوش اخلاق" بننا ہے۔ ظاہر ہے کہ انسانیت کے لئے یہ کتنی اہم چیز ہے۔ احادیث سے بھی اچھے اخلاق کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا کہ "دین کیا ہے؟" حضورؐ نے فرمایا "اچھے اخلاق"۔ اس لئے کہ اچھے اخلاق کی تکمیل ہی سے دین ہے۔ اس میں اس قدر وسعت ہے کہ انسانی زندگی کے افعال و اعمال کا کوئی پہلو اس کے دائرے سے باہر نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے "میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں"۔ آپ اکثر دعا میں اللہ تعالیٰ سے "صحت، عافیت اور اچھے اخلاق" طلب کرتے تھے۔

الغرض مسلمان کو "اچھے اخلاق" کے مظاہرے سے انسانیت کا ایک

Marfat.com

بہترین نمونہ ہونا چاہیئے - اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ اُسے قرآن مجید کا کچھ نہ کچھ علم ہو، یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی "سیرت پاک" وہ پڑھ چکا ہو آیندہ صفحات میں بطور نمونہ مختلف اخلاقی عنوانات کے تحت قرآن مجید کی آیتیں نقل کی گئی ہیں - جن سے براہِ راست اور واضح طور پر اخلاقی تعلیم حاصل ہوتی ہے - ورنہ یوں قرآن مجید کی ہر چھوٹی سورت بلکہ ہر آیت کسی نہ کسی پہلو سے اخلاق پر روشنی ڈالتی ہے -

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (۲۴ : ۵۲)

اور جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی - اور ڈرے گا اللہ سے اور بچتا رہے گا اس کی حکم عدولی سے - تو یہی لوگ بامراد رہیں گے -

(رسول کی اطاعت فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے - کیونکہ رسول نے جو کچھ حکم دیا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں دیا ہے - بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل کر کے دیا ہے)

۲ - اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۲۴ : ۵۱)

مومنوں کا تو قول یہ ہوتا ہے جب وہ بلائے جاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس غرض کے لئے کہ فیصلہ کیا جائے ان کے درمیان کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی - وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ؟

(اس آیت شریفہ سے واضح ہے کہ رسول نے جو بھی بات کے متعلق فیصلہ

Marfat.com

کر دیا ہے وہ قطعی ہے۔ اس میں کسی مومن کو چون و چرا کرنے کی مجال نہیں ہے۔ سچی فرماں برداری کا تقاضا یہ ہے کہ اپنی خواہش اور اپنے خیال کے خلاف بھی وہ حکم ہو تب بھی مومن یہ کہے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (ہم مانتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں)

۳- اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ (۶ : ۱۱۶)	اگر تو اطاعت کرے گا اکثر کی ان لوگوں میں سے جو زمین پر ہیں تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے وہ لوگ تو صرف خیال کی پیروی کرتے ہیں۔ اور صرف اٹکل دوڑاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر جو بھی طریقہ اور قاعدہ بنایا جائے گا، اُس کی بنیاد انسان کے خیال اور قیاس پر ہوگی جس میں اکثر غلطی ہوتی ہے۔ اس لیے بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے ہی پر ہم چلیں۔ و یقیناً پُر امن ہے۔

والدین کے ساتھ سلوک

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ	اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور والدین سے اچھا برتاؤ کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں۔ تو تو اُن کو "اُف" بھی نہ کہہ۔ اور اُن کو نہ جھڑک۔ اور ان سے ادب سے بات کر۔ اور اُن کے سامنے انکساری کا

Marfat.com

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ	بازو محبت سے جھکائے رہ - اور دعا
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ	کرتا رہ کہ اے رب، رحم فرما ان پر جس
صَغِيْرًا ۝ (۱۷ : ۲۳)	طرح بچپن میں انہوں نے میری پرورش کی
ادب وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ	اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا	سنو اور خاموش ہو جاؤ، ممکن ہے تم پر
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (۷ : ۲۰۴)	رحم کیا جائے -
۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا	اے ایمان والو، پہل نہ کرو اللہ اور اس کے
تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	رسول کے سامنے - اور اللہ سے ڈرتے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ	رہو - بے شک اللہ خوب سننے اور جاننے
عَلِيْمٌ - (۴۹ : ۱)	والا ہے -

اشارہ :- اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے پہلے کوئی کام نہ کرو جب حکم مل جائے تب اس کے مطابق کام کرو -

(۲) دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ حضورؐ جب کچھ فرما رہے ہوں تو تم پہلے اپنی بات سنانے کی کوشش نہ کرو -

(۳) گویا اس آیت کے ذریعے ضبط و تنظیم کی تعلیم دی گئی ہے -

(۴) اس آیت سے یہ قاعدہ بھی نکلتا ہے کہ اپنے بزرگوں کے سامنے بات چیت اور نقل و حرکت میں پہل نہ کرنا چاہئے -

۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو، اپنی آوازیں نہ کرو
لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ	نبی کی آواز سے اونچی - اور ان سے

Marfat.com

صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (۴۹: ۲)

زور سے نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے بولتے ہو، ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔

آدابِ مجلس

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔ (۲: ۱۸۹)

اور تم آؤ گھروں میں اُن کے دروازوں سے۔

۲- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○ (۲۴: ۲۸)

اے ایمان والو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور اُن کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم اسے یاد رکھو۔ پھر اگر تم اس میں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو تا آنکہ تم کو اجازت دی جائے۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو تم لوٹ جاؤ وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

۳- يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا۔ (۵۸: ۱۱)

اے ایمان والو، جب کہا جائے تم سے کہ مجلسوں میں کھُل کر بیٹھو تو کھُل کر بیٹھا کرو کشائش کر دے گا اللہ تمہارے لئے۔ اور جب کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

۴- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ

بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰی يَسْتَاْذِنُوْهُ ۔ (٢٤ : ٦٢)	اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب وہ رسول کے ساتھ کسی ایسے کام پر ہوتے ہیں جس میں سب کا جمع ہونا ضروری ہو تو وہ نہیں چلے جاتے جب تک اُس سے اجازت نہ لے لیں۔
سلام وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۔ (٤ : ٨٦)	جب تم کو سلامتی کی دُعا دی جائے (یعنی السلام علیکم کہا جائے) تو تم بھی اس سے بہتر سلامتی کی دُعا دو (مثلاً وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ) یا اُسی دعا کو لوٹا دو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔
زبان اور بات چیت قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (٢ : ٨٣)	لوگوں سے عمدہ طریقے سے بات کرو۔
٢- قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ (١٧ : ٥٣)	میرے بندوں سے کہہ دے کہ وہ بات کہیں جو بہترین ہو۔
٣- وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ (٣١ : ١٩)	اور اپنی آواز دھیمی کر۔ بہت ہی ناگوار آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔
٤- قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۔	بات کہو سیدھی (یا سچی اور پکی)
٥- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ	اے ایمان والو، تم وہ بات کیوں کہتے ہو

Marfat.com

تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ٥ (۶۱ : ۲)	جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک بہت ناپسند ہے کہ تم کہو وہ جو نہیں کرتے ہو۔
۶۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی ؕ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ٥ (۲ : ۲۶۳)	نرم بات اور درگزر بہتر ہے اس صدقہ خیرات سے جس کے پیچھے ایذا ہو۔ اور اللہ تو بے نیاز اور بُردبار ہے۔

(یعنی اگر تم کسی کو مال سے مدد دو تو احسان جتا کر یا کوئی تلخ بات سُنا کر اُسے رنجیدہ نہ کرو اس سے بہتر تو یہ ہے کہ پہلے ہی تم اُس سے نرم بات کہتے اور اُس کی عیب پوشی کرتے)

۷۔ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ (۴ : ۱۴۸)	اللہ نہیں پسند کرتا ہے، مُنہ سے بُری بات بولنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو (یعنی جو مظلوم ہو)

(یعنی گالی دینا، عیب لگانا، سخت سُست کہنا اللہ کو ناپسند ہے۔ ہاں کوئی مظلوم ایسا کرے تو معذور ہے۔ کیونکہ ظلم کے سبب تکلیف پہنچنے پر یہ فطری امر ہے کہ سخت کلمات زبان سے نکل آئیں)۔

۸۔ لَا تَجَسَّسُوْا۔ (۴۹ : ۱۱)	عیب جوئی نہ کرو۔
۹۔ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔ (۴۹ : ۱۱)	باہم بُرے القاب نہ دو۔ ایمان لانے کے بعد بد تہذیبی کا نام بھی بُرا ہے۔
۱۰۔ لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ	تم میں کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں

Marfat.com

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ۔ (۴۹ : ۱۲)	کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو
۱۱- اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ط (۱۶ : ۱۲۵)	تو اپنے رب کی راہ پر (یعنی اسلام پر) بلا، حکمت سے اور اچھی نصیحت سے۔ اور اُن سے بحث کر ایسے طریقے سے جو بہت اچھا ہو۔

(اس سے واضح ہے کہ مخالف کے سامنے اختلافی باتوں پر بہت دانائی سے مٹھاس اور اچھے انداز سے بحث و گفتگو کرنی چاہیے۔)

۱۲- لَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ۔	تو ہرگز کسی چیز کے متعلق ایسا نہ کہہ کہ "میں کل یہ کردوں گا" مگر یہ کہ "اللہ چاہے"۔

(اسی لیے مسلمان آئندہ جو کام کرنا چاہتا ہے، اور کہتا ہے تو اس کے ساتھ اِن شاء اللہ ضرور کہتا ہے۔ یعنی اگر اللہ نے چاہا تو.........)

۱۳- دیکھو عنوان ادب (۳)۔

۱۴- دیکھو عنوان والدین کے ساتھ سلوک۔

رفتار

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ۔ (۳۱ : ۱۹)	اور اعتدال اختیار کر اپنی چال میں۔

(یعنی چال نہ بہت تیز ہو اور نہ بہت دھیمی)

۲- عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا۔ (۲۵ : ۶۳)	رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں۔
۳- لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا	زمین پر اکڑ کر نہ چل۔ بے شک تو زمین کو

Marfat.com

إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (۱۷ : ۳۷)	نہ پھاڑ سکے گا۔ اور لمبائی میں پہاڑوں کو نہ پہنچ سکے گا۔

کھانا پینا

كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (۲ : ۵۷)	تم کھاؤ پاک (یا عمدہ) چیزوں میں سے جو ہم نے روزی کی ہے تم کو۔
۲۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (۷ : ۳۱)	کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔ بے شک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔
۳۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا (۲۴ : ۲۱)	تم پر کوئی گناہ نہیں ہے جو تم سب مل کر کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ۔

۴۔ دیکھو اَوامِر کے تحت عنوان نمبر ۳

۵۔ دیکھو نَواہی کے تحت عنوان نمبر ۳

صفائی

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (۷۴ : ۴)	اور اپنے کپڑے پاک و صاف رکھ۔ اور گندگی سے الگ رہ۔
۲۔ إِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (۵ : ۶)	اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو پاک ہو لیا کرو۔
۳۔ اَللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ۔	اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

نیک عملی و بدعملی

لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ (۴۱ : ۳۴)	برابر نہیں ہوا کرتی ہے نیکی اور نہ بدی۔
۲۔ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔ (۱۱ : ۱۱۴)	بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو۔

Marfat.com

٣۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (٥ : ٤٨)	پس سبقت کیا کرو نیکیوں میں۔
٤۔ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءً ۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (٦ : ٥٤)	تم میں جو بُرا عمل کرے نادانی سے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو وہ بہت بخشنے والا اور رحم والا ہے۔
٥۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝ (٦ : ١٢٠)	اور چھوڑ دو کھلے گناہ اور چھپے گناہ۔ بے شک جو گناہ کرتے ہیں عنقریب اُن کو سزا دی جائیگی اس پر جو ان کے کرتوت ہیں۔
٦۔ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۝ (٢٣ : ٩٦)	بُرائی کو ایسے طریقے سے ہٹا جو بہت ہی اچھا ہو۔
٧۔ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ (٤١ : ٣٤)	برابر نہیں ہوتی ہے نیکی اور بدی۔ تو دفع کر ایسے طریقے سے جو بہت اچھا ہو اس وقت (تو دیکھے گا کہ) جس کے اور تیرے درمیان عداوت تھی وہ گویا دوست ہے بڑی محبت والا۔
٨۔ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا (١٧ : ٧)	اگر تم نے اچھا کام کیا تو اپنے ہی لئے اچھا کیا اور اگر تم نے بُرا کام کیا تو اپنے ہی لئے کیا۔

Marfat.com

۹- اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ (۳۵ : ۶)

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ سو تم اُس کو دشمن سمجھو۔ بے شک وہ بلاتا ہے اپنی جماعت کو (یعنی اپنے ایسوں کو) تاکہ ہو جائیں دوزخ والوں میں سے۔

(شیطان سے مراد وہ ہے جو اللہ کے دکھائے ہوئے طریقے سے ہٹا کر دوسرے طریقہ کی طرف مائل کرے، چاہے وہ اپنی خواہش ہو یا کوئی آدمی ہو)

۱۰- لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ (۲۴ : ۲۱)

نہ پیچھے چلو شیطان کے قدموں کے۔ اور جو شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے گا تو بے شک وہ تو حکم دے گا بے حیائی کا اور برے کام کا۔

سچے مسلمانوں کے اوصاف کے سلسلے میں فرمایا ہے:۔

ایثار

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۵۹ : ۹)

اور وہ (دوسروں کی حاجت و ضرورت کو) ترجیح دیتے ہیں اپنے اوپر گو اُن کو فاقہ ہو جائے۔

ایثار کہتے ہیں دوسرے کے آرام و راحت اور فائدہ کو ترجیح دینے کو۔ یا جیسا کہ حضور اکرمؐ کا پاک طریقہ تھا کہ بھوک اور فاقہ کی حالت میں بھی کوئی کھانے پینے کی چیز سامنے آتی، تو جو بھوکے پیاسے خدمت میں موجود ہوتے آپ ان کو عطا فرماتے۔ پھر جو بچ رہتا آپ نوش فرماتے۔

اچھی صحبت اور بُری صحبت

كُوْنُوْا — تم سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو

Marfat.com

مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (٩ : ١١٩)

٢- اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ — کنارہ کر جاہلوں سے۔

٣- اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ — کنارہ کر مشرک لوگوں سے۔

٤- اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَءُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ (٤ : ١٤٠)

جب تم سنو۔ کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے، اور اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو حتیٰ کہ وہ لوگ دوسری بات میں لگ جائیں ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو گے۔

٥- وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (١٨ : ٢٨)

اور تو اپنے آپ کو ثابت قدم رکھ اُن لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں، اس کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اور تیری آنکھیں اُن سے نہ ہٹنے پائیں۔ (جس کے بعد) تو چاہنے لگے گا۔ دنیاوی زندگی کی زینت کو۔

سچ اور جھوٹ

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (٩ : ١١٩) — سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔

٢- وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ — اور بچتے رہو جھوٹی بات سے۔

٣- لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (٢ : ٤٢)

سچ کو جھوٹ کا لباس نہ پہناؤ۔ اور سچ کو نہ چھپاؤ ایسے حال میں کہ تم جانتے ہو۔

Marfat.com

۴- لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ط وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ- (۲:۲۸۳)	گواہی کو نہ چھپاؤ- اور جو اُس کو چھپاتا ہے تو بے شک اُس کا دل گنہگار ہے- اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے-
اللہ پر بھروسہ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ط (۲۵ : ۵۸)	اور بھروسہ کر ہمیشہ زندہ رہنے والے پر جو نہیں مرے گا- اور تسبیح کر اُس کی حمد کے ساتھ-
۲- اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ط (۳۹ : ۳۶)	کیا اللہ کافی نہیں ہے اپنے بندے کے لیئے؟
شکر اور ناشکری وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ٥ (۱۴ : ۷)	اور جب جتا دیا تھا تمہارے رب نے کہ اگر تم نے شکر کیا تو میں ضرور زیادہ دوں گا تم کو- اور اگر تم نے ناشکری کی تو بیشک میرا عذاب بھی سخت ہے-

اشارہ :- ہمارے جسمانی اعضا، مال و دولت، جائداد، کھانے پینے اور زندگی کی سب ضرورت کی چیزیں جو ہمیں میسّر ہیں سب نعمتیں ہیں- ان کا جائز اور باقاعدہ استعمال کرنا شکر ہے- اور شیطانی خواہشوں کے مطابق استعمال کفر اور ناشکری ہے-

۲- مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ (۲۷ : ۴۰)	جس نے شکر کیا تو اُس نے اپنے ہی لیئے شکر کیا (یعنی اس کا فائدہ اسی کو ملے گا)

عفو و درگزر	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ (۷ : ۱۱۹)	اختیار کرنے معاف کر دینا، اور حکم دے نیک کاموں کا، اور کنارہ کر جاہلوں سے۔
	۲- وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا۔ (۲۴ : ۲۲)	انھیں چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔
انکسار و تکبر	وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ (۱۵ : ۸۸)	اور جھکا دے اپنا بازو ایمان والوں کے لئے۔

(عربی میں "بازو جھکانا" تواضع کے معنی میں بولا جاتا ہے)

	۲- إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝ (۴ : ۳۶)	بے شک اللہ نہیں پسند کرتا اس کو جو سرکش اور شیخی خورا ہو۔
	۳- إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ (۱۶ : ۲۳)	بے شک وہ نہیں پسند کرتا بڑا بننے (یا خود کو بڑا سمجھنے) والوں کو۔
بے رخی	لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ (۳۱ : ۱۹)	اور نہ پھیرا اپنا رخ لوگوں سے (یعنی تکبر سے بے رخی کا برتاؤ نہ کر)
سخاوت اور بخل	لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (۷۴ : ۶)	نہ احسان کر زیادہ طلب کرنے کے ارادہ سے۔
	۲- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ	اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان سے اور ایذا سے ضائع نہ کرو جیسے وہ آدمی جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے

Marfat.com

رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (۲ : ۲۶۴)	کو خرچ کرتا ہے اور اللہ و آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

(صدقات میں زکوٰۃ، خیرات اور بطور ہمدردی کسی کو روپیہ پیسہ دینا اور چندہ سب شامل ہیں۔)

۳۔ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط (۲ : ۲۱۹)	لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں "کیا خرچ کریں"؟ کہہ دے جو کچھ (ضرورت سے) بڑھ رہے۔

اشارہ :۔ اپنے اہل و عیال اور اقارب پر خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچ رہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے تحت خرچ کر دینا چاہیے۔ کیونکہ جو شخص اپنی ضرورت سے زیادہ دولت کماتا ہے اُس کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ محض اُس کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اُس کی کمائی میں وہ سب شریک ہیں جن سے اُس نے کام لیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ اُس نے اُسے سرمایہ دار بنایا۔ اور دولت کے ذریعے اُسے آزمائش میں ڈالا ہے۔

۴۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥ (۲ : ۲۶۱)	جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ جو سات بالیں اُگائے، ہر بال میں سَو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے کئی گنا دیتا ہے۔ اللہ وسعت والا اور خوب جاننے والا ہے۔

اشارہ :۔ (۱) صحابہ کرام کو دیکھو، اُنھوں نے اللہ کی راہ میں دل

Marfat.com

کھول کر خرچ کیا۔ تو چند ہی روز میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے مالک ہو گئے۔

(۲) اب بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے وعدے پر سچا یقین کر کے مال و دولت اس کی راہ میں خرچ کریں تو سب قوموں پر غالب آجائیں۔

۵۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط (۳ : ۹۱)	تم ہرگز نیکی کا مقام نہیں پا سکتے جب تک وہ چیز نہ خرچ کرو جو تم کو عزیز ہو۔

اشارہ :- نیکی کی اصل روح خدا کی محبت ہے۔ اللہ کی محبت کے مقابلہ میں کوئی چیز محبوب اور پیاری نہ ہو۔ جس چیز کی محبت اتنی ہو کہ اُسے خدا کی محبت میں قربان نہ کر سکیں بس وہی چیز بُت ہے۔ اور جب تک یہ بُت ہے حقیقی نیکی بہت دُور ہے۔

۶۔ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ج فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ه (۲ : ۲۶۵)	اور اُن لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اور کچھ اپنے آپ کو مضبوط کرنے میں خرچ کرتے ہیں اُس باغ کی ہے جو اونچی زمین پر ہو، اُس پر زور کی بارش پڑے اور وہ اپنے پھل دوگنے دے۔ اور اگر زور کی بارش نہ ہو تو ہلکی پھوار ہی کافی ہو، اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے

(۱) اللہ کی خوشنودی کے لئے مال خرچ کرنے سے ایمان پر ثابت قدمی بڑھتی ہے۔

(۲) تثبیت نفس (یعنی خود کو مضبوط کرنا) کے ارشاد میں ایک پہلو

Marfat.com

یہ بھی ہے کہ مال و دولت کا خرچ اپنی باہمی قوت و طاقت بڑھانے اور خود کو مضبوط بنانے میں کیا جائے۔

۷۔ اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۚ (۴ : ۳۷)	جو لوگ بخل کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلّت دینے والا عذاب تیار رکھا ہے۔

گویا بخیل بھی ایک طرح سے کفر کرتا ہے۔ وہ اس کفر کے باعث ذلیل ہوگا

کفایت شعاری اور اسراف

لَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۙ (۶ : ۱۴۱)	اسراف نہ کرو۔ بے شک اللہ نہیں پسند کرتا اسراف کرنے والوں کو
۲۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ۝ (۱۷ : ۲۶)	اور فضول خرچی نہ کر۔ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

اشارہ :- (۱) ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اسراف ہے۔ اور (۲) غیر ضروری چیزوں پر خرچ کرنا اور پیسے کو ضائع کرنا "تبذیر" ہے۔

امانت و خیانت

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا	بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ادا کر دیا کرو اُن کے

الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا - (۴ : ۵۸)

مالکوں کو -

۲- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۸ : ۲۷)

اے ایمان والو، اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔ اور آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو ایسے حال میں کہ تم جانتے ہو۔

اشارہ :- اللہ اور اس کے رسول کی خیانت یہ ہے کہ اسلام کا اقرار کرکے نافرمانی کی جائے۔ جو موجب ہلاکت ہے۔ اپنی ذاتی غرض اور مفاد کے لئے حق کو چھوڑ کر بغاوت کرنا بہت بڑی خیانت ہے۔ اس سے تمدنی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خداداد قوتوں کو جائز اور مفید کاموں میں استعمال نہ کرنا اور ان کو بے کار کر دینا بھی خیانت ہے۔

عدل و انصاف

اِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ - (۴ : ۵۸)

جب تم فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان تو فیصلہ کرو انصاف سے۔

۲- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰی بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اے ایمان والو، خوب قائم رہو انصاف پر، گواہ بن کر اللہ کے لئے۔ اگرچہ وہ خلاف ہو تمہارے اپنے یا والدین کے یا اقرباء کے۔ اگر کوئی دولت مند ہو یا فقیر، تو اللہ ان کا زیادہ خیر خواہ ہے۔ پس خواہش کی پیروی نہ کرو کہ اس طرح تم حق سے پلٹ جاؤ گے۔ اور اگر تم زبان

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ (۴ : ۱۳۵)	پلٹاؤ گے یا منہ پھیرو گے تو بے شک اللہ خوب واقف ہے اُس کام سے جو تم کرتے ہو۔

حلم

(۱) دیکھو "زبان" کا عنوان

(۲) دیکھو "عفو و درگزر" کا عنوان

رنج و خوشی

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ (۵۷ : ۲۲)	کوئی مصیبت زمین پر اور خود تم پر نہیں پڑتی، مگر وہ بھی جو کتاب (لوح محفوظ) میں ہوتی ہے پہلے ہی سے کہ ہم پیدا کریں گے اُس کو۔ یہ بات اللہ ہی پر آسان ہے ایسا اس لئے ہے کہ تم رنج نہ کرو اُس پر جو تم سے فوت ہو جائے۔ (کیونکہ ایسا تو ہونا ہی تھا) اور خوش نہ ہو جاؤ اُس پر جو تم کو دیا (کیونکہ ایسا بھی تو ہونا ہی تھا) اللہ پسند نہیں کرتا اترانے والے اور شیخی خورے کو۔

اشارہ:۔ پس کسی خوشی کی بات پر نہ اتراؤ۔ اور خیال کرو کہ یہ کیفیت اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دی تھی۔ اس لئے ظاہر ہوئی ہے۔ البتہ شکر کرو۔ اور جب کوئی رنج و ملال کی بات آئے تو اُس کا بھی اثر نہ لو، اور یہ خیال کرو کہ یہ کیفیت تو پیش آنی ہی تھی کیونکہ اللہ کی طرف سے مقدر تھی۔ اثر لو تو کیا اور

نہ لوتو کیا۔ افسوس و حسرت لا حاصل ہے۔

استقلال، ہمت اور صبر	وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۳۱ : ۱۷﴾	اور استقلال اختیار کر اُس پر جو مصیبت تجھ پر پڑے۔ بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔
	۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳ : ۲۰۰﴾	اے ایمان والو، ثابت قدم رہو، اور باہم ہمت دلاتے رہو، اور جہاد کے لئے مستعد رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب رہو۔
خودی خود اعتمادی	لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ﴿۲۰ : ۶۸﴾	خوف نہ کر۔ بے شک تو ہی برتر (یا غالب) رہے گا۔
	۲۔ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ	نہ سُست پڑو۔ اور نہ غم کرو۔ تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔
	۳۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی۔	کہہ، دُنیا کی متاع تھوڑی ہے (یعنی حقیر سی ہے) اور آخرت بہتر ہے اُس شخص کے لئے جس نے تقویٰ کیا (یعنی اللہ سے ڈرتا رہا یا بُرائیوں سے بچتا رہا)

اشارہ :- (۱) دُنیا کی متاع میں، اس کی دولت، ساز و سامان، کوٹھی کارخانے، جاگیر، حکومت، عہدہ، غرض سب چیزیں آگئیں۔ مسلمان نے

اس آیتِ کریمہ کے مطابق ان سب چیزوں کو قلیل اور حقیر سمجھ لیا، تو اُس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بہت ہی بلند مقام پر ہے۔ اور اُس کی اور اُس کے عمل کی قیمت بے قیاس ہے۔

(۲) اب بتاؤ اس سے بلند نظر کوئی آدمی ہو سکتا ہے؟

۴۔ دیکھو "رنج و خوشی" کا عنوان۔

۵۔ دیکھو "بے غرضی اور خلوص" کا عنوان

بے غرضی اور خلوص	قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (۶ : ۱۶۲)	کہہ! بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی (کی خوشنودی) کے لئے ہے، جو سارے جہانوں کا رب ہے؛ اُس کے برابر کوئی نہیں ہے۔ اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے مُسلم ہوں۔

اشارہ :- مسلمان کا ہر فعل و عمل صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔

(۲) جس شخص میں یہ صفت ہو، اُس سے کوئی بُرائی دانستہ نہیں ہوگی۔

(۳) ایسا شخص بے غرض ہوگا۔ اور دُنیا کی کوئی بڑی طاقت اُس کو خرید نہ سکے گی۔

دُنیا سے بے رغبتی و بے نیازی	لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ	تو نہ دوڑا اپنی نگاہوں کو ان چیزوں کی طرف جن سے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کیا ہے یعنی دنیاوی زندگی کی آرائش کی طرف۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم اس میں اُن کو

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ٥
(۲۰ : ۱۳۱)

آزمائیں - اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے -

۲- يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥
(۶۳ : ۹)

اے ایمان والو، غافل نہ کردیں تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے - اور جو ایسا کریں وہ خسارہ اٹھانے والے ہیں -

۳- فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى -
(۷۹ : ۲۷)

پس جو حد سے بڑھا اور جس نے دنیا کی زندگی کو ترجیح دیدی تو بے شک دوزخ اُس کا ٹھکانہ ہے -

۴- فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ٥
(۳۱ : ۳۳)

پس دُنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور اللہ کے بارے میں شیطان تمکو دھوکا نہ دے -

پیش بینی

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
(۵۹ : ۱۸)

اور چاہئے کہ ہر شخص دیکھتا رہے کہ اُس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے -

صلح کل

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥
(۴۹ : ۱۰)

بے شک ایمان والے بھائی بھائی ہیں پس تم اچھا برتاؤ کرو اپنے بھائیوں کے درمیان اور اللہ سے ڈرو ممکن ہے تم پر رحم کیا جائے -

Marfat.com

۲- وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ؕ	اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے برابر کسی چیز کو نہ بناؤ۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور اقربا، یتیم اور مسکین کے ساتھ بھی۔ اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور ہم مجلس اور مسافر اور جو تمہارے قبضے میں ہوں ان کے ساتھ بھی۔ بے شک اللہ نہیں پسند کرتا متکبر اور شیخی خورے کو۔

اشارہ:- غور کرو تو اس آیت شریفہ سے معلوم ہوگا کہ دنیا کے تمام انسانوں کے ساتھ احسان کا حکم دیا گیا ہے۔

۳- دیکھو نیک عملی و بدعملی کے عنوان کے تحت نمبر ۶

امداد باہمی

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۵ : ۲)	باہم مدد کرو نیکی اور تقویٰ کے کام میں اور نہ مدد کرو ایک دوسرے کی گناہ اور زیادتی میں۔

دیکھو اوامر کے تحت یہی عنوان۔

۲- مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ؕ (۴ : ۸۵)	جو کسی نیک کام کے لئے سفارش کرے اُس کے لئے اُس میں سے حصہ ہوگا۔ اور جو سفارش کرے بُری سفارش (یعنی بُرے کام کے لئے) اُسے بھی اُس میں سے حصہ ملیگا۔ اور اللہ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔

Marfat.com

عہد و پیمان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ (۵:۱)

اے ایمان والو، پورا کرو عہد و پیمان کو

۲- أَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (۱۷ : ۳۴)

عہد پورا کرو۔ بے شک عہد باز پرس کی چیز ہے۔

پارسائی اور بے حیائی

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (۲۴ : ۱۹)

بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بے حیائی پھیلے ان لوگوں میں جو ایمان لائے ہیں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے ہو۔

۲- قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (۲۴ : ۳۰)

کہہ دے ایمان والوں سے نیچی کریں اپنی نگاہیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ بات ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ خوب واقف ہے اُس سے جو وہ کرتے ہیں۔

۳- قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ

کہہ دے ایمان والی عورتوں سے نیچی کریں اپنی نگاہیں اور حفاظت کریں اپنی شرم گاہوں کی۔ اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت (یعنی حسین چیز) مگر جو کھلی ہو اُس میں سے۔

Marfat.com

يُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
لَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ
بَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ
وْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ
وْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
خَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا
لَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ
يْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا
ى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ
رْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ
نَتِهِنَّ ط وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
يُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

(۲۴ : ۳۰)

(یعنی جس کا کھلا رکھنا ناگزیر ہے وہ معاف ہے)
اور وہ ڈال لیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں
پر اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت مگر اپنے خاوندوں
پر اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر یا
اپنے بیٹوں پر یا اپنے خاوند کے بیٹوں پر یا
اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے
بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی مملوکہ
عورتوں پر یا اُن نوکروں پر جو عورت کی حاجت
نہ رکھتے ہوں یا ایسے لڑکے پر جو عورتوں کی چھپی
چیزوں سے واقف نہیں، اور نہ پٹکیں زمین پر
اپنے پاؤں کہ معلوم ہو جائے جو کچھ وہ چھپا
رہی ہیں اپنی زینت (یا زیور) اور ایسے گناہ
سے تم توبہ کرو اللہ کی جناب میں اے ایمان
والو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۴- وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ط

(۳۳ : ۳۳)

اور تم قرار پکڑی رہو اپنے گھروں میں، اور
قدیم جاہلیت کی طرح زینت دکھاتی
نہ پھرو۔

۵- وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً ط وَسَاءَ سَبِيلًا ط

اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ بے شک وہ
بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

Marfat.com

غیبت دیکھو عنوان "زبان اور بات چیت" کے تحت نمبر ۹

امید و نا امیدی

لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (۱۲ : ۸۷)	نہ مایوس ہو اللہ کی رحمت سے۔ بے شک نہیں مایوس ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر کافر لوگ۔

انتقام

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (۴۲ : ۴۱)	اور جس نے انتقام لیا اُس پر ظلم ہونے کے بعد۔ تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام تو صرف اُن پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق بغاوت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے درد بھرا عذاب ہے۔

بہتان

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (۲۴ : ۲۳)	بے شک جو لوگ بہتان باندھتے ہیں پردہ نشین بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر اُن پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

۲۔ دیکھو جھوٹی شاعری۔

جھوٹی شاعری اس سے مراد وہ شاعری اور شعر و اشعار ہیں۔ جن میں سچائی نہ ہو اور جن سے اچھے اخلاق و جذبات کی بجائے بدعملی اور فساد پیدا ہو سکے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كَاذِبُوْنَ ۝ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْ (۲۶ : ۲۲۶)

کیا میں تم کو بتاؤں کس پر شیطان اُترتے ہیں؟ وہ اُترتے ہیں بہتان باندھنے والے گنہگار پر جو کان لگا کر سُنتے ہیں اور اُن میں اکثر جھوٹے ہیں اور شاعروں پر جن کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تو نے نہیں دیکھا؟ کہ وہ وہم و خیال کی وادی میں پریشان پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ (شاعر نہیں) جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے۔ اور اللہ کو اکثر یاد کرتے رہے، اور انتقام لیا اس کے بعد جب کہ ان پر ظلم کیا گیا۔

گمان اور بدگمانی

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝ (۱۰ : ۳۶)

بے شک گمان کچھ کام نہیں دیتا حقیقت کے لئے۔

۲- ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۝ (۲۴ : ۱۲)

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں آپس میں نیک خیال (یا گمان) رکھتے ہیں۔

۳- يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (۴۹ : ۱۲)

اے ایمان والو، بچتے رہو اکثر گمانوں سے کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتا ہے۔

خونِ ناحق

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط (۶ : ۱۵۱)

نہ قتل کرو اُس جان کو جس کو اللہ نے حرام کیا ہے لیکن حق پر (قتل کرو)

اترانا - اور خوشامد پسندی

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ ج وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (۳ : ۱۸۸)

تو ہرگز خیال نہ کر اُن لوگوں کا جو خوش ہوتے ہیں اُس پر جو وہ کرتے ہیں - اور وہ پسند کرتے ہیں کہ جو کچھ اُنہوں نے نہیں کیا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے - پس ہرگز خیال نہ کر اُن کو عذاب سے بچنے والے، ان کے لئے تو دردبھرا عذاب ہے -

علم و حکمت کا شوق

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط (۲۰ : ۱۱۴)

اے رب، بڑھا تا رہ مجھے علم میں -

۲ - مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ط (۲ : ۲۶۹)

جس کو حکمت دی گئی تو (گویا) اُسے دولت کثیر دی گئی -

۳ - یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ (۵۸ : ۱۱)

اللہ درجے بلند کرے گا اُن لوگوں کے جو تم میں ایمان لائے اور اُن کے جنہیں علم دیا گیا - اور اللہ اس سے جو تم عمل کرتے ہو خوب واقف ہے -

رحم اور سختی

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ - (۴۸ : ۲۹)

اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لئے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں

انسانیت کی تکمیل صرف رحم سے نہیں ہوتی۔ رحم اور سختی دونوں کا اظہار مناسب موقعوں پر ہونا چاہئے۔ مسلمان صرف "کفر" کے لئے سخت ہوتا ہے۔ اور باقی سب کے لئے مہربان۔

۲- فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ
هُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ
لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص
(۳ : ۱۵۹)

پس اللہ کی رحمت سے (اے محمدؐ) تو نے اُن سے نرمی کی۔ اگر تو درشت خو اور سخت دل ہوتا تو وہ تیرے اِرد گرد سے منتشر ہو جاتے۔

رده ۵ | دیکھو پارسائی اور بے حیائی کا عنوان۔

راخ حوصلگی یا
سعتِ قلب

لَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ
يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى
الْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ
لّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا
بُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ
وْرٌ رَّحِيْمٌ - (۲۴ : ۲۲)

تم میں فضیلت والے اور وسعت والے قسم نہ کھالیں کہ اقربا، مساکین اور مہاجرین کو اللہ کی راہ میں نہیں دیں گے۔ ان کو چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے؟ اور اللہ تو بڑا بخشنے والا اور رحم والا ہے۔

فضیلت اور وسعت والوں سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جن کو مال، دولت، علم، حکمت اور فاہِ عام کی چیزوں سے اللہ نے نوازا ہے۔ ۲- جب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تمہارے پیش ظر ہے تو ذاتی رنج کو بیچ میں کیوں لاتے ہو؟

Marfat.com

نظامِ تمدّن

نظامِ تمدن کے چار ارکان

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (۵۷ : ۲۵)

ہم نے اپنے رسولوں کو دلائل (یا واضح احکام) کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان اُتاری ہے۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ اور ہم نے لوہا اُتارا (یا پیدا کیا) اس میں سخت طاقت (یعنی جنگی طاقت) ہے۔ اور لوگوں کے لئے کئی منافع ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اور اُس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ بہت قوت والا اور زبردست ہے۔

اشارات :- یہ آیت شریفہ جامع الاصول ہے۔ اس میں اسلامی نظامِ حکومت کے اُصول نہایت بلیغ انداز میں واضح کئے گئے ہیں۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت (یا حکومت الٰہیہ) کے قیام کے لئے چار ارکان ہیں:

(۱) رسول (۲) کتاب (۳) میزان اور (۴) لوہا۔

۱۔ رسول جو بھی آتے رہے اُن میں دو اوصاف موجود: بیّنات اُن کے

Marfat.com

زمانے کے لوگ فطری طور پر آن کو سچا مان سکتے تھے۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی سے اللہ کے احکام اُس زمانے کے لوگوں کی استعداد کے مطابق ظاہر کر دئے۔ اور سمجھا دیئے۔

۲۔ کتاب سے مراد اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) ہے۔ جو انسان کی شخصی و اجتماعی زندگی کے لئے اللہ کا بنایا ہوا "دستور" ہے۔ جو رسولؐ کو ملا۔ اور جس کی وضاحت عملی طور پر آپ نے ۲۳ سال میں کر دی۔ یہ عملی وضاحت احادیث میں موجود ہے۔

۳۔ میزان سے مراد ہر چیز میں عدل و توازن ہے۔ اس میں زر، سکّہ، مبادلۂ اشیاء اور مالیات کے سب صیغے آجاتے ہیں۔

۴۔ کتاب اور میزان کو باقاعدہ چلانے اور قائم رکھنے میں مفسد قوتیں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ اور اکثر صورتوں میں اُن کے دفعیہ کے لئے جنگ ناگزیر ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے لوہا پیدا کر دیا جس سے طرح طرح کے اسلحہ اور جنگی ساز و سامان بنتے ہیں۔ جن سے اللہ کے سپاہی جہاد کرتے اور دین کی اقامت کا فرض ادا کرتے ہیں یا امن کی راہ میں جو مزاحم ہوتے ہیں انھیں دفع کرتے ہیں۔ اور اس طرح عملاً یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر سچ مچ بے دیکھے ایمان لاتے ہیں۔

حَدِیدا (لوہا) کے ساتھ بَأْسٌ شَدِیدٌ (یعنی سخت طاقت یا جنگی طاقت) کے علاوہ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ بھی فرمایا۔

(یعنی لوگوں کے لئے کئی منافع)۔ اس سے ہزاروں قسم کی مشینوں اور انجنوں کی طرف اشارہ بھی نکلتا ہے۔

(نظامِ تمدن کے تحت مختلف عنوانات لے کر آیاتِ قرآنیہ ہم نے کتاب "دال-بینات" میں نقل کی ہیں۔)

حکومت و اقتدار صرف اللہ کے لئے ہے۔

۱- اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ (۷ : ۵۴)	یاد رکھو، اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔
۲- اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ( )	صرف اللہ معبود ہے۔ وہی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور ساری کائنات کا نظام سنبھالنے والا ہے۔
۳- وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝	اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر پھیل گئی ہے اور ان کی حفاظت اس کو نہیں تھکاتی ہے۔ وہ بہت بڑے مرتبے اور عظمت والا ہے۔
۴- اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (۳۹ : ۳)	یاد رکھو، خالص دین اللہ ہی کے لئے ہے۔

اشارہ:- ۱- عربی میں دین کے کئی معنی ہیں (۱) طریقہ (۲) جزا یا بدلہ (۳) اطاعت (۴) وہ قانون اور قاعدے جن پر انسان چلے (۵) حکومت۔

Marfat.com

۲- اوپر کی آیتِ شریفہ میں اطاعت اور حکومت دونوں معنی موزوں ہو سکتے ہیں۔ اور دونوں صورتوں میں مفہوم ایک ہی رہتا ہے یعنی یہ کہ اطاعت خالصۃً اللہ کی ہونی چاہئے۔ یا یہ کہ حکومت صرف اللہ کی ہے اس لئے اسی کی فرماں برداری اور وفاداری سب پر لازم ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام حکومت کے تحت اس زمین پر انسان کی فلاح و سعادت کے لئے خلافت کا دستور قائم کیا ہے۔ یہ منصب اُس کو عطا ہوتا ہے۔ جو اُس کا سچّا فرماں بردار ہوتا ہے اور جس میں اللہ کا منشا پورا کرنے کی اہلیت ہوتی ہے۔ اسی کو ہم اسلامی حکومت یا اسلامی جمہوریت یا حکومت الٰہیہ کہتے ہیں۔

اسلامی حکومت کی غایت

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ	(وہ مسلمان ہیں) جن کو اگر ہم زمین میں غلبہ و اقتدار دیں تو وہ نماز کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔ اور اچھی باتوں کا حکم دیں گے اور ناپسند باتوں سے لوگوں کو روکیں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ (۲۲ : ۴۱)

اشارۃ :- اس آیت شریفہ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت کا کام جملاً چار باتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) اقامت نماز (۲) ادائے زکوٰۃ (۳) اعلیٰ تہذیب و اخلاق

کی اشاعت (امر معروف) (۴) اسلامی قانون و ضابطہ کی رُو سے جو چیزیں بُری اور ناپسند ہیں، اُن سے لوگوں کو روکنا۔

۲۔ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط (۴۲ : ۱۳)

تم دین کو قایم کرو۔ اور اس بارے میں الگ الگ فرقے نہ بن جاؤ۔

اشارہ :- دین کے اصل معنی اللہ کی اطاعت کے ہیں۔ آیت شریف کا مفہوم یہ ہے کہ سب مسلمان ایسے حالات پیدا کریں کہ جن سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری پوری انسانی برادری میں پھیل جائے۔ اسی کے بنائے قانون کے مطابق تمدن ہو۔ یہی بنیادی قانون (یعنی اللہ کی اطاعت) اصل اسلام ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہ ہونا چاہیے۔ اور متحدہ کوشش "اقامتِ دین" کے لئے کرنی چاہیے۔

زمین کی وراثت کا اہل کون ہے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ (۲۱ : ۱۰۵)

اور البتہ ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔ بے شک اس میں عبادت (یا فرماں برداری) کرنے والے لوگوں کے لئے ایک پیام ہے۔

اشارہ :- صلاح فساد کی ضد ہے۔ دونوں کے اصل معنی بنانا

اور بگاڑ کے ہیں۔ اس طرح صالح اور فاسد متضاد ہیں۔ ہم فاسد اسی چیز کو کہتے ہیں۔ جو چیز اپنی اصلی حالت پر نہ رہی ہو۔ بلکہ بگڑ گئی ہو۔ اس لئے اس کے مقابل صالح وہ ہوگا جو فطری حالت پر قائم ہو۔

۱۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس لئے ہر مسلم صالح ہے۔

منصب و عہدے کے لئے اہلیت دیکھو۔	اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ (۴ : ۵۸)	بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

اشارہ :- (۱) امانت یہاں پر بہت وسیع معنوں میں ہے۔ سونا، چاندی اور رقم وغیرہ ہی کی امانت نہیں ہوتی۔ بلکہ غیر مادّی چیزیں (مثلاً علم، فیصلہ، رائے انتخاب) بھی جن کے ہم مالک و مختار ہیں اور دوسروں کو دیتے ہیں، امانت میں داخل ہیں۔

(۲) یہودیوں کی بہت سی غلطیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ منصب اور عہدے نااہل لوگوں کو دیدیتے تھے جس کے نتیجے میں اخلاقی خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ پھر رفتہ رفتہ تباہی آگئی۔

Marfat.com

(۳) اس آیت شریفہ میں ایسی حرکت سے بچنے کی ہدایت ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ جس میں جو امانت یا ذمہ داری اٹھانے کی اہلیت وصلاحیت ہو وہی دی جائے۔ انصاف کیا جائے جانب داری نہ ہو، اور تعصب کی لعنت نہ لی جائے۔

کمیونزم غلامی ہے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (۱۶ : ۷۵)

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک غلام ہے جو دوسرے کے بس میں (یا ملکیت میں) ہے کسی چیز پر اس کا بس نہیں چلتا۔ اور ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا کی ہے۔ اور وہ اس میں سے چھپا کر اور ظاہر (جیسا بھی موقع ہو) خرچ کرتا ہے۔ کیا سب برابر ہیں؟ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ بلکہ (یہ وہ بات ہے جسے) ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

اشارات:- (۱) آیت شریفہ سے غیر اسلامی طریق تمدن پر روشنی پڑتی ہے۔ کمیونزم اور اسی قسم کی دوسری "ازم" میں شخصی ملکیت کو مٹا کر ایک مرکزی مادی طاقت کے ہاتھ میں سب کچھ دیدیا گیا ہے۔ ہر شخص اسی دستور وقانون کے تحت کام کرتا، روٹی کھاتا، اور حیوانی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ گویا وہ "مرکزی طاقت" کا مملوک غلام ہے۔ جو اپنی چاہت سے کچھ نہیں

Marfat.com

کرسکتا - اور جس کی خودی مرچکی ہے۔

(۲) برخلاف اس کے اسلام کی حکومت میں اللہ کا یہ قانون ہے کہ ہر شخص دنیا میں آزاد ہے۔ حلال و حرام، اطاعت و بغاوت، نیکی و بدی کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ نتائج بھی بتا اور سمجھا دیئے گئے ہیں۔ اب اُسے اختیار ہے جو راہ چاہے اختیار کرلے۔

(۳) "رزقِ حسن" کا ترجمہ اچھی روزی ہے۔ مگر اس میں کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ وہ تمام نعمتیں بھی شامل ہیں جن سے انسان نفع اور فلاح حاصل کر سکتا ہے، علم دولت، قوائے ذہنی و عملی وغیرہ۔ اسی لئے ان کو خرچ کرنے کے متعلق "سِرًّا وَّجَهْرًا" فرمایا۔

اپنے اخلاق اور علم کے ذریعے لوگوں کی خدمت کرنا باطنی و روحانی خدمت ہے۔

دولت اور مادّی چیزوں کے ذریعے نفع پہنچانا "ظاہری نفاق" ہے۔ اسلامی حکومت میں اللہ کے ہر بندے کو آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی صلاحیت واستعداد کے مطابق "رزقِ حسن" کمائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اُن کو خرچ کرے ــــــ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کا انسان پر کتنا بڑا کرم اور احسان ہے۔ کہ اُس نے فضیلت کا یہ درجہ

Marfat.com

عطا فرمایا ——— اسی لئے اس مضمون کے بعد فرمایا،
کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(۴) اب کوئی شخص یا کوئی جماعت اپنی ہوس کی تکمیل کے لئے انسان کو تابع فرمان بنالے اور اس کے جائز اختیارات چھین لے۔ تو یہ نہ فخر و عزت کے لائق ہے۔ اور نہ قابلِ تحسین حالت ہے۔

(۵) یہ نکتہ بیان فرما کر اخیر میں فرمایا "اکثر اس بات کو نہیں جانتے"۔ حقیقت میں اگر جانتے تو اس ذلیل ضابطہ کو قبول کیوں کرتے!

اللہ سے باغی حکومت کے پیرو تباہ ہو جاتے ہیں

فرعون کی فرعونیت بیان کرتے ہوئے ارشاد ہے:

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ○ (۴۳ : ۵۴)

پس اس نے خفیف (ذلیل) کر دیا اپنی قوم کو۔ اور انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ بیشک وہ (ہمارے) نافرمان لوگ تھے۔ تو جب انہوں نے ہم کو ناراض کر دیا تو ہم نے انہیں سزا دی۔ اور ان سب کو غرق کر دیا۔ اور ان کو بنا دیا "گزرے ہوئے" اور پچھلوں کے لئے مثال بنا دی۔

وطنیت کوئی چیز نہیں ہے

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر ایک ٹھکانہ ہے (رہنے کا)۔ اور

...یں وَّاحِدَۃٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ ...سْتَوْدَعٌ ط (۷ : ۱۲)	ایک جگہ ہے سپرد خاک ہونے کی۔

کُرۂ زمین انسان کا مستقر (یعنی قرار گاہ یا مسکن) ہے۔ اس پر وہ کہیں ...ہے۔ پھر اسی زمین میں وہ مرنے کے بعد دفن ہوتا ہے۔ مدفن کہیں ہو یہیں ...ت کا تصور یا تو طفلانہ تخیل ہے۔ یا جاہلانہ تنگ نظری۔ اسلام کے نزدیک ...ں بے حقیقت چیز ہے کہ قرآن مجید میں کہیں وطن کا لفظ تک نہیں ہے۔

Marfat.com

رسُولِ پاکؐ

کون تھے؟ کیسے تھے؟ اور آپ نے کیا سکھایا؟

عبدالواحد سندھی

اس کتاب میں نہایت سلیس، سادہ اور آسان زبان میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسولِ پاکؐ کہاں پیدا ہوئے؟ کس طرح پلے، بڑھے؟ بچپن اور جوانی میں کس طرح رہے؟ پھر خدا نے جب آپ کو آخری نبی بنایا تو دُنیا کی حالت کیا تھی؟ آپ نے کس طرح دُنیا کو اسلام کی طرف بُلایا؟ اور دُنیا کو کیا سکھایا؟

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ نے دُنیا کو اپنے پیارے اخلاق کے ذریعہ کیا سکھایا؟ خُلقِ محمدی کے وہ پہلو جو ہماری روزانہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو واقعات کی روشنی میں بچوں اور بچیوں کے سامنے رکھا گیا ہے تاکہ بچے ان کو اپنانے کی کوشش کریں۔

طرزِ ادا دل پسند، کتابت عمدہ، چھپائی صاف ستھری، کاغذ لاجی قیمت ۱۲

منگانے کا پتہ

اُردو اکیڈمی سندھ
بندر روڈ۔ کراچی

اُردو مرکز
گنپت روڈ۔ لاہور

Marfat.com

ہمارے نبیؐ

حضرت رسولِ خداؐ کی پاک زندگی کے منتخب واقعات عام فہم اُردو میں۔ اِس طرح کہ بچّوں کو اپنے رسولِ پاکؐ سے ایک خاص اُنس ہو جائے اور آپ کا مقدّس نام اور صحیح حالات کا خاکہ ان کے دلوں پر نقش ہو جائے۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ اپنی زندگی کو دُنیا اور آخرت دونوں کے لئے کامیاب بنا سکتے ہیں اور اپنے اعمال و افعال سے خدائے تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے اپنی زندگی کو زندۂ جاوید بنا سکتے ہیں۔

نا شِران

اُردو اکیڈمی سندھ	اُردو مرکز
بندر روڈ۔ کراچی	گنپت روڈ۔ لاہور

Marfat.com

قرآنی تعلیمات

مرتبہ

سلیم عبداللہ صاحب
سابق معلم ادبیات، امراؤتی

ناشران

اردو اکیڈمی سندھ
بندر روڈ۔ کراچی

اردو مرکز
گنپت روڈ۔ لاہور